## ضروری گزارش

صفحات پلٹنے سے پہلے قارئین سے چند گزارشات ہیں کہ ان مضامین کو لکھنے کے محرکات اور وجوہات کو سمجھ لیں۔چونکہ میں صرف ایک بلاگر ہوں، پیشہ ور مصنف نہیں، لہٰذا الفاظ، تصورات اور جملوں کی بہت سی متوقع غلطیاں ہو سکتی ہیں جو بیان کرنے کے اصل ارادے سے غلط فہمی کا باعث بن سکتی ہیں۔میں آپ سے درخواست کرنا چاہوں گا کہ اگر آپ کو ان میں سے کوئی مل جائے تو براہ کرم مجھے مطلع کریں تاکہ میں ان کو فوری طور پر درست کر سکوں۔دوسری بات یہ کہ ٹیکنالوجی سے متعلق ایک فرد کی حیثیت سے میں نے اپنے اردگرد انٹرنیٹ کے استعمال اور سوشل میڈیا کے غلط استعمال سے متعلق بہت سی مشکلات دیکھی ہیں جن سے ناقابل تلافی نقصانات ہوئے۔اس نے مجھے ایک دستاویز میں خیالات کو شیئر کرنے کے لیے اکٹھا کرنے کی ترغیب دی۔

مزید یہ کہ میں کوئی عالم نہیں ہوں اور نہ ہی کوئی دانشور ہوں جس کی کثیر تعداد میں کتابوں کا کوئی خاص مطالعہ ہو۔اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ عام آدمی اور خاص طور پر ان لوگوں میں شعور پیدا کیا جائے جو اپنی باتوں اور اپنے مشوروں سے معاشرے میں اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔اللہ سے ہدایت کی دعا کے ساتھ پہلے اپنے لیے اور پھر اپنے مسلمان بھائیوں اور بہنوں کے لیے، یہ خامیوں سے بھری کوشش ہے۔

میں اپنے ای میل ایڈریس پر آپ سب کی غلطیوں کی اصلاح اور مشورہ کے لیے ہمیشہ دستیاب رہوں گا۔ میرے مکمل بلاگ پر ایک نظر ڈالنے کے لیے، آپ **www.thinksbs.com/by** ملاحظہ کر سکتے ہیں:

**Email:** basityousuf@gmail.com

# - تفریح یا شکار -

کیا آپ تنہائی محسوس کرتے ہیں؟
کیا آپ اکثر اداس رہتے ہیں؟
کیا آپ سست ہو رہے ہیں؟
کیا آپ کو زیادہ پیسہ کمانے کا احساس ہے؟
کیا آپ کو لگتا ہے کہ آسائشوں کی غیر منصفانہ تقسیم ہے؟
کیا آپ جھوٹ بول رہے ہیں اور غیر منطقی عذر پیش کر رہے ہیں؟
کیا آپ کبھی کبھی آسانی سے ناراض ہوجاتے ہیں اور پھر سوچتے ہیں کہ آپ نے اسے بڑھا چڑھا کر پیش کیا ہے؟
کیا آپ اکثر نصیحت سے تنگ آ رہے ہیں؟
کیا آپ اپنے خاندان سے زیادہ نئے لوگوں سے آسانی سے متاثر ہیں؟
کیا آپ اپنے پیاروں کے ساتھ خودغرض ہو رہے ہیں؟
کیا آپ اپنی اصلاح کے لیے بحث میں حصہ لیتے ہیں یا اسے جیتنے کے لیے؟
کیا آپ اپنی پسند کے شخص کے دفاع کے لیے جھوٹے دلائل دیتے ہیں؟
کیا آپ اپنے جذبات کو آمنے سامنے ظاہر کرنے میں کمزور ہیں؟
کیا آپ کبھی اپنی غلطیوں یا غلط کاموں کے بارے میں سوچتے ہیں؟

اگر ان میں سے پانچ کا جواب بھی "ہاں" میں ہے تو آپ بھی ان میں سے ہیں جن کا دماغ، "سمارٹ فون" نامی انجیکشن میں بھرے ہوئے "سوشل میڈیا" نامی زہر کا جزوی شکارہ

انسان کی زندگی کو ہر طرح سے تبدیل کر دینے والی انقلابی اور حیرت انگیز ایجاد جس کا نام "سوشل میڈیا" ہے، ہر لحاظ سے آسان اور تباہ کن ہتھیار کے طور پر اسکا استعمال دنیا کے برے طریقے سے اختتام کی طرف جانے والے لمحوں کو مزید مہلک بنا رہا ہے۔

اس ضمن میں مختصر مضامین کا ایک سلسلہ لکھنے کی کوشش کر رہا ہوں جس سے اس کی جڑیں، پھیلاو اور اس کے مقاصد اور بالآخر دنیا پر مضبوط پکڑ کو سمجھا جا سکے

آپ کے کھوئے ہوئے دوستوں کو ڈھونڈنے، اپنے پیاروں اور رشتہ داروں سے جڑنے اور ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے دیکھنے کے لیے کچھ سوشل پلیٹ فارم بنائے گئے ہیں۔ انٹرنیٹ صارفین کو متعارف کرانے اور اس میں شامل ہونے کے لیے لامحدود بجٹ خرچ کیے گئے تھے۔ میں یقین کر سکتا ہوں کہ اُس وقت صرف پیسہ کمانا مقصود تھا۔ لیکن دوسرے طرف،

# معاشرتی زہر

کچھ اور حاصل کرنے کے لیے ایک بڑی سوچ اور منصوبہ تھا۔ لیکن اسے حاصل کرنا ایک لمبی مشق سمجھا جاتا تھا۔ مگر یہ آسان ہو گیا۔

انٹرنیٹ صارفین کی جانب سے زبردست استقبال اور ردعمل سامنے آیا۔ کیوں؟ کیونکہ انہوں نے بتایا کہ اگر آپ اپنے کھوئے ہوئے دوستوں اور جاننے والوں کو تلاش کرنا چاہتے ہیں، تو آپ کو اپنی معلومات کو درست طریقے سے دینا ہوگی تاکہ آپ ان لوگوں سے رابطہ کر سکیں جنہوں نے پہلے ہی اپنے تعلیمی، پیشہ ورانہ، مقام، کنیت کو صحیح طریقے سے شیئر کیا ہے۔ یہ مزہ تھا. ایک بار جب آپ پلیٹ فارم میں شامل ہو جاتے ہیں، تو وہ آپ کو مشورہ دیتے ہیں کہ آپ اپنی ای میل ایڈریس بک تک رسائی دیں تاکہ ان جاننے والوں کو تلاشک کیا جا سکے جو اس پلیٹ فارم میں پہلے سے موجود ہیں اور آپ کو آسانی سے ان کے ساتھ جوڑا جا سکے۔ آج کل یہ آپ کے فون میں آپ کی فون بک تک رسائی حاصل کر کے کیا جا رہا ہے۔

یہ جادو تھا، آپ نے دیکھا کہ آپ کے زیادہ تر جاننے والے پہلے ہی اس پلیٹ فارم میں شامل ہو چکے ہیں اور آپ خود کو دیر سے آنے والا سمجھ رہے ہیں۔ وہ لوگ جو پہلے سے موجود نہیں ہیں، انہیں آپ کے نام سے ای میل ایڈریس یا فون نمبر کے ذریعے مدعو کیا گیا ہے تو انہوں نے فوری جواب دیا تھا اور وہ بھی اسی طرح اپنی معلومات دے کر آئے تھے۔

دنیا بھر سے لوگ اپنی 70 فیصد درست معلومات کے ساتھ آہستہ آہستہ جمع ہو چکے تھے۔ اب بڑا کام انہیں مشغول کرنا ہے تاکہ وہ اپنا زیادہ تر وقت اس پلیٹ فارم پر گزار سکیں۔

اگر میں ہر چھوٹی سی تفصیل میں جاؤں گا تو یہ ایک بہت بڑا مواد ہوگا جو پڑھنے والے کو بور کر دے گا کیونکہ اس انتہائی ترقی یافتہ اور مصنوعی طور پر ذہین دور میں، آپ اور میں پڑھنے میں اور بھی سست ہیں لیکن ہم ایک ایسی ویڈیو کا خیرمقدم کرتے ہیں جو بہت مختصر ہو اور معلومات بھی مل جائے۔

لوگوں کو مشغول کرنے کے لیے سب سے زیادہ پرکشش یہ ہے کہ انھیں مخالف جنس تلاش کرنے کا موقع فراہم کیا جائے جیسے کہ مرد کے لیے کوئی اجنبی عورت یا اس کے برعکس۔ ایک دلکش تصویر اور تعارف کے ساتھ، زیادہ تر صارفین ان سے "فرینڈ ریکویسٹ" کے ذریعے رابطہ کرتے ہیں اور جواب کا انتظار کرتے ہیں۔ یہ انہیں پلیٹ فارم پر کثرت سے دوبارہ آنے کے لیے تیار کرتا ہے۔

اگلے مضمون میں جاری...

## - ڈوریاں -

تو تفریح شروع ہو چکی تھی۔ پھر بڑے مقصد کے ساتھ کچھ شاطر ذہنوں نے اس کے لیے معلومات جمع کرنے اور استعمال کرنے کا سوچنا شروع کر دیا۔ یہ نئے دور کی جنگ کے ہتھیار بنانے کا آغاز تھا۔ اس مشہور پلیٹ فارم کو خریدنے کے بجائے، انہوں نے تمام کاموں کو ذہن میں رکھ کر اپنا نیٹ ورک بنانے کا انتخاب کیا۔ اور 10 سال کی مختصر مدت میں، اب ہر سوشل پلیٹ فارم نہ صرف ڈیٹا اکٹھا کرنے کا ٹول ہے بلکہ ایک ایسا نشہ ہے جو آپ کی کمائی کو ان کے اپنے قوانین کے تحت بھی پابند کر دیتا ہے اسے حکومتوں کی تمام متعلقہ عدالتوں میں جائز بنا دیتا ہے۔

اب ان رسیوں کے بارے میں سوچیں جو آپ کو اور آپ کی آنے والی نسل کو جکڑ رہی ہیں۔ اور درج ذیل خدمات کے بارے میں سوچیں جو آپ ایک پیسہ خرچ کیے بغیر مفت استعمال کر رہے ہیں۔

آپ کا اپنا پروفائل اور شناخت جو آپ کو اپنی بہت بڑی تصویری لائبریری، ویڈیوز، آپ کہاں کہاں گئے اور آپ کے لاگ ان اور پاس ورڈز کو رکھنے میں مدد کرتی ہے۔ آپ کی اپنی جگہ جہاں آپ اپنی ویڈیوز اور مواد شائع کر سکتے ہیں اور اس پر پیسہ بھی کما سکتے ہیں، لاکھوں صارفین کے ساتھ صرف ایک کلک میں کچھ بھی شئیر کر سکتے ہیں اور کسی بھی چیز پر، کہیں بھی، تبصرہ کر سکتے ہیں۔

آپ اس مقصد کیلئے زیادہ قیمتی ہوتے ہیں جب آپ اپنی تخلیق کردہ انتہائی احمقانہ چیزوں سے بھی "فالورز" حاصل کرتے ہیں۔ یہاں سب سے چھوٹی رقوم پر سب سے بڑی ڈکیتی ہوتی ہے جس سے لاکھوں ڈالر کی آمدنی ہوتی ہے۔ صرف ایک مثال کے طور پر، ایک سوشل پلیٹ فارم آپ سے اپنے مواد اور پروڈکٹ کو ہزاروں صارفین تک فروغ دینے کے لیے اوسطاً پانچ ڈالر چارج کرتا ہے اور عالمی سطح پر روزانہ پانچ ڈالر ادا کرنے والے لاکھوں میں ہیں۔ اب یہ پلیٹ فارم لاکھوں احمقوں کی ایسی مشینیں ہیں جو اپنی خوشی سے اپنی جگہیں، وزٹ کی جگہیں، سرگرمیاں، رشتے، اپنے جاننے والے اور قریبی لوگ، ذاتی تصاویر، ذاتی ویڈیوز حتیٰ کہ کریڈٹ کارڈ کی معلومات اور بینک اکاؤنٹس بھی شیئر کرتے ہیں، اور یہ اپنی کمائی بھی خود کرتی ہیں۔ اب ان پلیٹ فارمز میں "جی پی ایس نامی" ایک اور نقصان دہ اٹیچمنٹ لگا دی گئی ہے۔ سوشل میڈیا کی ترقی کے متوازی ، ایک کمپنی سیٹلائٹ سے زمین کی تصویریں لینے کے لیے کھربوں ڈالر خرچ کرتی ہے اور زمین کے ہر ایک گز کے حصے کو ایک نمبر دیتی ہے تاکہ کسی مقام کی نشاندہی کی جا سکے۔

..اس سب کے بعد ہم کہاں ہیں؟ ہاں میرا مطلب ہے

میرا نام کنیت اور نِک کے ساتھ، میری تصاویر، ویڈیوز، میری پسند ناپسند، میرے رشتہ دار، میرے دوست، میں کہاں گیا، کون سا کھانا/ فلمیں/کھیل مجھے پسند ہے، میں کیا پڑھتا ہوں، میرا بینک اکاؤنٹ آف کورس وہ بیلنس دیکھ سکتے ہیں، میں نے اپنا پیسہ کہاں خرچ کیا، ہر ایک کے ساتھ میرا تمام پیغام رسانی، کون مجھے رقم جمع کر رہا ہے/ بھیج رہا ہے، میرا میڈیکل ریکارڈ، میری کار، میرا اپارٹمنٹ اور کسی نہ کسی طرح میری زندگی کی سب راز "میرا پاس ورڈ ریکور" کرنے میں مدد کے لیے، میں انہیں یہ ساری معلومات اپنی مرضی سے دے رہا ہوں، خوشی سے۔ دنیا کی کسی عدالت میں کوئی جرم نہیں۔

آج، میز پر بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہے. بڑے لیپ ٹاپ لے جانے کی ضرورت نہیں۔ ایک چھوٹا، انتہائی ملٹی فنکشن "سمارٹ" فون ہماری زندگی میں سب کچھ کر رہے ہیں۔ یہ ہمیں عادی بنا دیتا ہے، حقیقی لوگوں اور حقیقی دنیا سے منقطع ہو جاتے ہیں، ہم حقیقی رشتوں کو نظر انداز کر رہے ہیں، اس نے ہمیں آسانی سے ناراض اور تنگ ہو جانے والا کر دیا ہے۔ ہم لوگوں کو سننے میں کم دلچسپی رکھتے ہیں۔ ہم سست ہو رہے ہیں، ہم جن لوگوں کی انٹرنیٹ پیروی (فالو) کرتے ہیں ان کی مسحور کن پوسٹس اور شیئرنگز کو دیکھ کر خود کو کم تر محسوس کر رہے ہیں۔ ہم مجرمانہ طور پر پیسہ کمانے کے خیالات میں مصروف ہیں۔ ہم مشہور ہونے کے بخار میں ہیں۔ ہم موصول ہونے والی ہر چیز کو بغیر تصدیق کے آگے بھیج دیتے ہیں۔ ہم ہر اس چیز پر من و عن یقین رکھتے ہیں جو ہم انٹرنیٹ پر دیکھتے ہیں، یہاں تک کہ مذہبی معاملات میں بھی.. خود کو زندہ محسوس کرنے کے لیے انٹرنیٹ اور چارجرز تلاش کرتے ہیں۔ بہت کچھ عظیم منصوبے کے مطابق کیا گیا ہے۔

...کیا آپ واقعی سمجھ رہے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے؟ اگلے مضمون میں جاری

## - خبر کا چٹورپن -

یہاں ایک اور قدم اٹھانے کے لئے کچھ اور مقرر کیا گیا تھا

موضوع سے ذرا ہٹ کر، میڈیا ہاؤسز کی طاقت سب کو معلوم ہے۔ اس زمانے میں ایک کہاوت تھی کہ ''جب خبر بنانے والا اور خبر پھیلانے والا شراکت دار ہوں تو وہ دنیا کو فتح کر سکتے ہیں''۔ اسے مکمل طور پر سمجھنے کے لیے، آپ کو سلطنت عثمانیہ کے آخری خاندان میں واپس جانا ہوگا۔ تیسرے سلطان عبد الحمید کے دور میں۔ تھیوڈور ہرزل ایک ایسا شخص تھا جو یہودیوں کے لیے طاقتور ریاست پر یقین رکھتا تھا۔ اس مقصد کے لیے اُس نے اس وقت کے اخبارات پر مسلسل محنت کی اور پھر اُس نے اپنا اخبار شروع کیا۔ جب اُس کے اردگرد موجود لوگوں نے پوچھا کہ وہ عثمانیوں کے خلاف عملی جدوجہد کے بجائے کوڑا کرکٹ پر اپنا وقت کیوں ضائع کر رہا ہے تو اُس نے جواب دیا کہ جب آپ ذہنوں پر قابو پا لیں گے تو آپ لوگوں پر قابو پا سکتے ہیں۔

چنانچہ مثال کے طور پر دنیا کے بڑے معروف اور قائم شدہ میڈیا ہاؤسز ایک ہی گروپ کی ملکیت ہیں یا کسی ایک گروپ سے جڑے ہوئے ہیں۔ اس بات کو یقینی بنایا گیا کہ اخبار ہر فرد تک پہنچ جائے۔ اُس وقت ایک خطہ کے کونے کونے میں اخبارات لکھنے، ڈیزائن کرنے، شائع کرنے اور پہنچانے کے لیے بہت بڑی سرمایہ کاری ہوتی ہے۔ اس لیے اسے خود کفیل بنانے کے لیے ایک اور آپشن دریافت کیا گیا تھا۔ جی ہاں، تجارتی مارکیٹ کو اپنی مصنوعات بیچنے کے لیے دعوت دینا تھا اور اس کے ذریعے پیغام پھیلانا تھا۔

چنانچہ کاغذ کا وہ ٹکڑا تیار تھا جس میں ''مصالحہ دار خبریں'' ہوتی ہیں، وہ خبریں جو تین قسم کے لوگوں کو مطمئن کرتی ہیں۔ ایک وہ جو اپنے اردگرد ہونے والی چیزوں سے خود کو واقف دکھا کر لوگوں کو متاثر کرنا چاہتے ہیں، دوم وہ ہیں جو کسی بھی وجہ سے یا بغیر کسی وجہ کے سب کچھ جاننا چاہتے ہیں اور تیسرے وہ ہیں جو لکھے ہوئے کے درمیان کچھ اپنا شامل کر کے اس کہانی کو مزید دلفریب بنائیں۔ اور لوگوں کو اس کے بارے میں گپ شپ کرنے دیں۔ اخبار آج چونکہ سب سے نچلے درجے کا ہوتا جا رہا ہے۔ کہانی پڑھ کر تصدیق کرنا کہ خبر جس کے نام سے منسوب ہے اس نے یہ کہا بھی ہے یا نہیں، اور پھر لوگوں کے اعتبار کو اخبار پر قائم رکھنا بھی ایک الگ دردِ سر تھا۔

چونکہ یہ تجارتی فروخت کے ساتھ منسلک تھا، آپ کو مسالہ دار خبروں کے ساتھ زیادہ معتبریت کی ضرورت تھی تاکہ قارئین اس سے متاثر ہو کر آپ کے اخبار اور اشتہارات کی مانگ کریں اور آپ کو کسی بھی دوسرے سے زیادہ ادائیگی کریں۔ لہذا استحکام کو وقتا فوقتا نقصان پہنچ رہا

تھا۔ اس خیال کا مزید ارتقاء ٹیلی ویژن اور ویڈیوز کے ساتھ خبریں ہیں تاکہ ان پر مزید یقین کیا جا سکے کیونکہ وہ لوگ خود ہوتا ہوا دیکھتے ہیں۔

تو اس میں کیا تشکیل پا سکتا ہے؟

۔. ایک خبر بنائیں
۔. لوگوں کو زیادہ یقین دلانے کے لیے تھوڑا سا تنازعہ ڈالیں۔۔

۔لوگوں کو خود سے گپ شپ کرنے کے لیے افواہ پھیلائیں
۔. آپ کے لیے کام کرنے والے خود ساختہ مخالف عناصر کی طرف سے اس پر اعتراض کریں۔
۔. جو کچھ آپ لوگوں کو یقین دلانا چاہتے ہیں وہ مسلسل بولیں۔
۔. اپنی تخلیق شدہ خبروں کو ٹکڑوں میں پھیلا دیں۔
۔. لوگوں کو ٹکڑوں پر گپ شپ کرنے دیں اور انہیں اپنا نتیجہ خود بنانے دیں۔

"بیانیہ" کی دنیا میں خوش آمدید۔ آپ کبھی نہ ختم ہونے والی سرنگ میں ہیں اور اب آپ وہاں سے باہر نکلیں گے جہاں یہ سرنگ آپ کو نکالنا چاہتی ہے۔

آج جس دنیا میں ہم رہ رہے ہیں اس میں کوئی "خبر" نہیں ہے ہر چیز کسی کی "بیانیہ" ہے جسے وہ ان تمام ہائبرڈ ہتھیاروں سے ذہنوں میں داخل کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان سب کا آپس میں تعلق کیا ہے؟

...اگلے مضمون میں جاری

## - شوگر کوٹنگ -

آج کل، ایک روایتی ٹیلی ویژن میڈیا میں، آپ کسی خاص چینل کی نشریات کے حجم کا ایک خاص وقت میں اندازہ لگا سکتے ہیں لیکن ایک بیانیہ بیچنے کے لیے آپ کو ناظرین کی صحیح تعداد اور سب سے بڑھ کر ہر ناظر کی تفصیلات اس کے رجحان کے ساتھ چاہیئے ہوتی ہے۔ اور پھر سوشل میڈیا اس مسئلے کا حل لے کر آتا ہے اور اس کے ساتھ اور بہت کچھ بھی۔۔۔

میں کوئی بھی سوشل میڈیا اکاؤنٹ استعمال کرتا ہوں، اور میں کسی خاص پلیٹ فارم پر کوئی خبر دیکھ رہا ہوں، تو وہ جانتے ہیں کہ کس نے دیکھا، کتنی بار، دورانیہ، تبصرے، شیئر اور سب سے بڑھ کر براؤز سرچ کیا گیا۔ میرے کمپیوٹرز میں "کوکیز" کے ذریعے الفاظ تک کو ڈھونڈا جا سکتا ہے اور ان الفاظ کی بنیاد پر میرے سامنے سکرین پر کچھ بھی بھیجا جا سکتا ہے.. انہیں مزید کیا چاہیے؟

اب آیئے ایک خاص عمر کی طرف "سوشل میڈیا" پلیٹ فارمز کی کشش کو واضح کرتے ہیں۔

آسان رقم کی کشش
کوئی نتیجہ خیز جدوجہد کیے بغیر شہرت کی کشش

اگر آپ کے پاس بہت بڑی "فالورز" کی فہرست ہے تو پروڈکٹ، موضوع، مسئلہ یا انٹرویو کے بارے میں بات کرنے پر فوائد کی کشش
کسی شخصیت، قانون، اصول یا عقیدے کے حق میں یا خلاف بولنے پر پروموشن کی کشش۔
جنس مخالف، اجتماعات، مشہور شخصیات سے ملاقاتیں، جعلی پیروی میں اضافہ، یا پر تعیش طرز زندگی جیسی نفسیاتی کمزوریوں والے انعامات کی کشش

یہ کچھ پیشکشیں ہیں جو ان کی اپنی مرضی کے بیانیے کو بڑھانے میں مدد کرتی ہیں۔ ایک بار بیانیہ پر کارروائی ہوجانے کے بعد، پلیٹ فارم کا کنٹرولر ناظرین کو اس بیانیے کی طرف کھینچتا ہے جسے کرائے پر رکھے ہوئے لوگوں کی طرف سے کشش کے ذریعے تیار کیا جاتا ہے، خاص طور پر وہ لوگ جو خفیہ طور پر جمع کیے گئے اپنے ڈیٹا کے مطابق آسان ہدف ہوسکتے ہیں۔ اس منظم، انتہائی بڑی سرمایہ کاری، انتہائی ذہین اور خود بخود اپڈیٹ شدہ نظاموں سے کیا حاصل کیا جا سکتا ہے؟

اگر آپ پچھلے بیس سالوں میں ہونے والی میڈیا کے ارتقاء کی تحقیق کریں گے، تو آپ دیکھیں گے کہ چیزیں قدم بہ قدم ہو رہی ہیں۔ کیسے؟

ناظرین کی دلچسپی کی دو بڑی سمتوں پر متوازی کام شروع ہوا۔ خبریں اور تفریح۔

# معاشرتی زہر

تفریح کے نام پر بیس سال پہلے ہم علاقائی ٹی وی شوز دیکھ چکے ہیں اور بہت ہی دلکش مواد میں لپٹے پیغام جیسے ساس اور بہو، خاندانی کلچر، گلیمر اور غربت، عام آدمی کی جدوجہد، آواز۔ ناانصافی کے خلاف، حب الوطنی اور اس طرح کے بہت کچھ۔ٹی وی شوز اکثر صارف کو ٹی وی کے سامنے جام کر دیتے ہیں یہاں تک کہ لوگ ان شوز کی وجہ سے بہت سی کام آگے پیچھے کر دیتے ہیں۔ لیکن ان ٹی وی شوز میں دو مسائل آرہے تھے۔ ایک یہ کہ ناظرین اسے دیکھنے کے بعد درمیان میں چھپے مرکزی پیغام کو بھول سکتا ہے یا چھوڑ سکتا ہے اور دوسرا یہ کہ وہ جب چاہے اسے دوبارہ نہیں دیکھ سکتا۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے کہا، سوشل میڈیا نے اس مشکل کو آسان کر دیا۔ اب آپ جو کچھ بھی چاہیں کئی بار دیکھ سکتے ہیں، آپ اسے روک سکتے ہیں اور اسے دوبارہ سننے کے لیے ریوائنڈ کر سکتے ہیں، اس لیے یہ ایک بہترین انجکشن ہے۔

اب، لاکھوں ویڈیو کلپس آسان رسائی میں دستیاب ہیں اور بغیر کسی پریشانی کے دوسرے کو بھیجا جا سکتا ہے، ایک چھوٹی سی چپ ہزاروں کلپس کو محفوظ کر سکتی ہے۔

ان گنت ویڈیوز اور تصاویر، آن لائن ایڈٹ کریں، آن لائن محفوظ کریں، شیئر کریں، چیٹ اور میسجنگ کریں، ایک لائبریری بنائیں، بعد میں دیکھنے کے لیے اسے نشان زد کریں، دنیا کے کسی بھی مقام کو نشان زد کریں، دیکھیں اور اس کی نشاندہی کریں، سمتیں، ٹریفک اپ ڈیٹ، قریبی مفید مقامات، اسے دیکھیں تھری ڈی ویو اس جگہ کے اطراف کا اصل شکل میں معائنہ، سیکنڈوں میں کچھ بھی تلاش کریں، سو سے زائد زبانوں میں خود بخود ترجمہ کریں، آواز سے ترجمہ کریں، ریئل ٹائم میں تصویر سے ترجمہ کریں، لاکھوں موبائل ایپلیکیشنز اور سب کچھ مفت۔ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کیوں؟ کیسے؟

ایک بنیادی معلومات جو زیادہ تر لوگ جانتے ہیں کہ وہ ہمارا ڈیٹا چوری کرتے ہیں، وہ جب چاہیں ہمارے فون کا کیمرہ اور مائیکروفون استعمال کر سکتے ہیں، وہ ہماری لوکیشن دیکھ سکتے ہیں۔ درحقیقت بار بار یہ ٹیکہ لگایا جاتا ہے کہ یہ سب اشتہارات کے بارے میں ہے، ہاں یہ اس کے بارے میں بھی ہے، لیکن یہ وہی ہے جو وہ چاہتے ہیں کہ ہم یہ دیکھیں کہ وہ یہ صرف اشتہارات کے لئے کر رہے ہیں اور ہم اس احمقانہ منطق کو خریدتے ہیں اور کچھ نہیں کرتے ہیں۔

کیا ہمیں اس کو سمجھنے کے لیے ایک خیالی کہانی بنانی چاہیے؟

...اگلی تحریر میں جاری

# - خشک کہانی -

ہمارے پچھلے مضمون میں، ہمیں ایک خیالی کہانی کی ضرورت تھی ہے۔ کہانی تھوڑی تکنیکی ہونے کی وجہ سے "خشک" ہے مگر مرکزی خیال کو سمجھنے کیلئے ضروری ہے۔

کہیں گے **ایس ایم** ایک شخص نے ایک سوشل میڈیا پلیٹ فارم کی منصوبہ بندی کی (ہم اسے تاکہ کردار کی شناخت کی جاسکے)۔ اسے صرف ایک ماہر سافٹ ویئر ڈویلپر کی ضرورت ہے جو اپنے آئیڈیا کو ایک ایسی سوفٹ ویئر اپلی کیشن میں بدل دے جسے کمپیوٹر اور اسمارٹ فون پر چلایا جاسکے۔ اس نے انٹرنیٹ پر کسی بھی اپلی کیشن کی طرح ایک اپلی کیشن بنائی۔ اس نے اس اپلی کیشن میں چھپ کر ایک کوڈ ڈالنے کا منصوبہ بنایا جو صارف کے فون کی مکمل جاسوسی کرسکے۔

اس اپلی کیشن کو تقسیم کرنے کے لیے اسے ایک ایسے پلیٹ فارم پر رکھنا ہوگا جہاں تمام اپلی کیشنز دستیاب ہوں اور جہاں لوگ انہیں لینے کیلئے کثرت سے آتی ہوں۔ اب اس پلیٹ کہیں گے) بالکل شروع میں، **پی پی** فارم کا کیا کردار ہے؟ وہ بنیادی پلیٹ فارم۔ (ہم اسے مزید نے اسمارٹ فون کے لیے ایک آپریٹنگ سسٹم "مفت" تقسیم کیا جو اس اسمارٹ **پی پی** اس فون کو چلانے کے لیے لازمی ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ آپریٹنگ سسٹم کا کوڈ مفت تھا اور کوئی

بھی اپنی مرضی کے مطابق اس میں ترمیم کرسکتا ہے۔ لیکن، لیکن، لیکن، جیسا کہ اس آپریٹنگ کی طرف سے انسٹال ہوا اس لیے کسی بھی ترمیم شدہ ورژن کو صرف **پی پی** سسٹم پہلی بار نہ چاہے تو آپریٹنگ سسٹم انسٹال پچھلے سسٹم کی اجازت سے تبدیل کیا جاسکتا ہے اور اگر **پی پی** نہیں ہوسکتا سوائے اس کے کہ آپ پہلے سے انسٹال کردہ کو مٹادیں۔ آپریٹنگ سسٹم کو مٹانے کے بعد جب آپ اپنا ترمیم شدہ آپریٹنگ سسٹم اُس فون میں ڈال دیتے ہیں، پھر آگے سے دوسری اپلی کیشنز انسٹال کرنے کے لیے کلیئرنس کی ضرورت ہوگی۔ تو **پی پی** آپ کو دوبارہ دلچسپ بات کیا ہے، کھلے کوڈ کے باوجود، آپ اپنا ترمیم شدہ آپریٹنگ سسٹم انسٹال نہیں کر کی قوانین تسلیم کرکے ہی **پی پی** سکتے جب تک کہ پی پی آپ کو اجازت نہ دے۔ اور وہ اجازت مل سکتی ہے

کو اس فون کی معلومات تک رسائی کا ذکر کیے بغیر اسے انسٹال کرنے **پی پی** نے **ایس ایم** لہذا، کے پلیٹ فارم پر **پی پی** کے لئے خصوصی ادائیگی کی یا اس کا مطلوبہ اضافی کوڈ بھی شامل کیا اور اپنا سافٹ ویئر شائع کیا۔ اب دوسرا مرحلہ۔

صارف کو دوستوں کو دعوت نامے بھیجنے کے لیے ایڈریس بک تک رسائی دینے کے **ایس ایم** لیے قائل کرے گا اور معلوم کرے گا کہ کون سا دوست ایس ایم پہلے سے استعمال کررہا ہے اور صارف آسانی سے اس کے لیے "ہاں" کو کلک کریں گے۔

# معاشرتی زہر

سوال یہ ہے کہ کیا وہ "ہاں" کو کلک کیے بغیر ایڈریس بک تک رسائی حاصل کر سکتا ہے؟ اور جواب "ہاں" یہ ہو سکتا ہے۔ لیکن اس وقت یہ ریکارڈ کے لیے صارف کی رضامندی چاہتے خود بخود ان دوستوں کو **ایس ایم** ہیں تاکہ قانونی طور پر پکڑ نہ ہو۔ رسائی حاصل کرنے کے بعد، **ایس** پر نہیں ہیں اور ان لوگوں کو جو پہلے سے **ایس ایم** "ٹیکسٹ میسج" بھیجتا ہے جو ابھی تک پر ہیں، صارف کے نام سے "دوستی کی درخواست" بھیجتا ہے۔ اور اب کھیل جاری **ایم** ہے۔

اگلا مرحلہ صارف کو زیادہ سے زیادہ درست معلومات دینے کے لیے قائل کرنا ہے تاکہ اس کے دوست اسے تلاش کر سکیں یا وہ دوست تلاش کر سکے۔ اور یقیناً، صارف فون، پتہ اور کچھ تصاویر، **ایس ایم** دوسری چیزوں کی درست معلومات درج کرے گا۔ استعمال کے دوران اسے مشتہرین کو بیچ سکتا **ایس ایم** لوگ، مقامات، دلچسپیاں اور ہر سرگرمی جمع کرے گا۔ اب اس بات پر کوئی اعتراض نہیں کرے گا کہ **ایس ایم** .ہے اور کوئی بھی جسے اس کی ضرورت ہو ہے (**ڈی بی**) وہ یہ ڈیٹا کیوں خرید رہا ہے۔ اب ایک اور کردار ڈیٹا کا خریدار

کو کوئی بھی پیغام **ڈی بی** "ڈیٹا کو ترتیب سے فلٹر کرے گا۔ اور "بیانیہ بنانے والے **ڈی بی** اب کو ادائیگی کریں گے تاکہ وہ صارفین کو کسی بھی **ایس ایم** بھیجنے کے لیے ادائیگی کریں گے اور صفحہ، جعلی صارف یا جہاں وہ چاہیں وہ گھسیٹ سکیں۔ وہ کس طرح گھسیٹتے ہیں؟ ہر کوئی جانتا ہے.. جی ہاں، آپ ٹھیک کہتے ہیں... ریلیٹڈ ویڈیوز، ریلیٹڈ پوسٹ، پرکشش عنوان یا بہت سی چیزیں.. آپ واقعی اس قسم کے "کلک بیت" کو دیکھتے ہیں جو آپ کو اس پر کلک کرنے پر مجبور کرتے ہیں.. خاص طور پر ویڈیوز میں۔

اس مرحلے سے بیانیہ پھیلانے کی سرگرمی شروع ہوتی ہے۔

...اگلے مضمون میں جاری

## - بیانیہ -

آخری مضمون قدرے خشک تھا کیونکہ وہ تکنیکی تھا۔

اب ہم "بیانیہ بنانے والے" کے کردار اور نقطہ نظر کو سمجھیں گے۔

مثال کے طور پر، "بیانیہ بنانے والے" کا مشن ہے کہ وہ خواتین کے حقوق کی پامالی کا پروپیگنڈا کرکے ملک کو بدنام کریں۔ وہ کیسے کرے گا؟

ایک وہ کچھ ویڈیوز بنائے گا یا اس میں ترمیم کرکے یا کاٹ کر ثابت کیا جائے گا کہ خواتین کے حقوق کو پامال کیا گیا ہے۔
دوسرا، وہ اخبار اور میڈیا سے متعلق کچھ لوگوں کو اکٹھا کرے گا اور انہیں ویڈیو دکھا کر خواتین کے حقوق کے لیے لڑنے میں مدد کرنے کے لیے راضی کرے گا۔ یہ لوگ کرپٹ اور مخلص لوگوں کا مجموعہ ہو گا۔ کرپٹ لوگ پہلے مخلص لوگوں کو ویڈیوز پھیلانے پر قائل کریں گے۔
تیسرا وہ کسی بھی ٹی وی پروڈیوسر کو اس موضوع پر کوئی بھی ٹی وی پروگرام بنانے کے لیے فنڈ دے سکتے ہیں اور اس بات پر توجہ مرکوز کر سکتے ہیں کہ ملک میں واقعی خواتین کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ شارٹ فلم یا کچھ مظلوم خواتین کے انٹرویوز اور اسے بڑے پیمانے پر دکھانے کا انتظام، جیسے ہر تیسری عورت کے ساتھ یہی ہو رہا ہے۔
اگر ڈرامہ عوام کی توجہ نہیں لیتا تو وہ اسے خبر بنانے کے لیے مصنف، ہدایت کار کے خلاف کوئی تنازعہ کھڑا کر دیتے ہیں۔
پھر خود ان کٹھ پتلی ناقدین کے خلاف احتجاج کریں۔
پھر اس احتجاج کو اجاگر کرنے اور اسے ایک طویلعرصے تک پیش کرنے کے لیے خبروں کا وہ گروہ شامل ہو گا۔
لہذا یہ چیز عوامی طور پر دو آراء پیدا کرے گی اور وہ اس رائے کو منتخب کریں گے جو ان کے بیانیے سے بالکل میل کھاتی ہے پھر اسے شائع کریں گے۔
سوشل میڈیا کمپنی جعلی صارفین کی جعلی پوسٹس شائع کرنے میں مدد کرے گی اور ان صارفین کو اسی طرف گھسیٹ کرلے جائے گی جو اس موضوع، ذہنیت یا دلچسپی پر ایک دن کے اندر شارٹ لسٹ (منتخب) کیے گئے ہیں اور یہ دکھاوا کریں گے کہ بہت سارے لوگ اس بیانیے کے ساتھ متفق ہیں۔
لہذا زیادہ سے زیادہ لوگ ٹی وی پلے کو دیکھنے، بحث میں مشغول ہونے اور سوشل میڈیا کے رجحانات کو دیکھنے کے لیے متجسس ہوں گے جو پس پردہ بنائے گئے ہیں۔
اور یہ ایک ہائپ پیدا کرے گا اور بین الاقوامی میڈیا کو اپنے چینلز پر رپورٹ کرنے کی طرف راغب کرے گا، بشمول وہ لوگ جو پہلے سے ہی ریاست مخالف ہیں۔

جعلی خبروں کو اسی سوشل میڈیا پلیٹ فارم کے ذریعے کسی دوسرے ذریعے سے لوگوں تک پہنچایا جائے گا اور آج کل ایک عام نفسیات کے طور پر، صارفین بغیر تصدیق کیے ان کو آگے بھیج دیں گے۔

سرمایہ کاری منصوبوں کے حجم پر مبنی ہے۔ یہ سوشل میڈیا، ٹی وی چینلز اور پروپیگنڈہ ایجنسیوں کے لیے جیت کی صورت حال ہے کیونکہ وہ موجودہ رجحان کی وجہ سے دو طرفہ کما رہے ہیں، اول اشتہارات اور دوم فنڈز۔

یہ ایک بہت روایتی صورتحال ہے جو مختلف ہو سکتی ہے۔ اصل مسئلہ سیاسی مقاصد کے حصول کے لیے ایمان اور یقین میں ہیرا پھیری کا ہے۔

یہ مہم کیسے کام کرتی ہے؟

اوپر بیان کیا گیا ایک بنیادی عمل تھا جسے سوشل میڈیا کارپوریشنز اپناتے ہیں۔ اس مضمون میں ہم اس عمل کی وضاحت کرتے ہیں جو ایمان اور یقین کے اصولوں کو متاثر کرتی ہے۔

میری رائے میں، بیانیہ کی تعمیر اور رائے کی تبدیلی کسی بھی قوم پر جسمانی اور نظریاتی سرحدوں پر کسی بھی قبضے کی کوشش کی صورت میں ممکنہ مزاحمت کے وسیع دائرہ کو بے اثر کرنے میں مدد دیتی ہے۔

بد قسمتی سے ہم بحیثیت مسلمان اپنا تسلیم کرنے کا جذبہ کھو چکے ہیں۔ اور یہی وہ فالٹ لائن ہے جس کی بنیاد پر ہمارے دشمن اور سازشی اکثر ایسے مسائل کو ہوا دیتے تھے جن کی اہمیت ہمارے ایمان میں بہت کم ہے۔ آپ چاروں طرف دیکھیں گے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہونے کا عقیدہ رکھنے والے لوگ آمنے سامنے ہیں اور دنیا میں کوئی ایسا ثالث نہیں جو دونوں کو میز پر بٹھا کر صلح کرا سکے۔ ہمارے خلاف لوگ ذرا سی چنگاری کرتے ہیں اور یہ خود بخود مہلک آگ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہم اقتدار کے بھوکے ہیں، ہم منافق ہیں اور ہم صرف لوگوں کو مارنا پسند کرتے ہیں خواہ ایک ہی مسلک کے ہوں یا کافر۔ یہاں تک کہ ہمارے درمیان زندگی کا ایک حتمی اصول قرآن اور حدیث کی شکل میں ہے۔

اصل موضوع سے ہٹنے سے بچنے کے لیے دیکھتے ہیں کہ یہ کیسے ہو رہا ہے؟

دوسرے بڑے مذاہب عیسائیت اور یہودیت میں بہت سے فرقے ہیں لیکن میں نے انہیں ایک دوسرے پر بندوق اٹھاتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ ایک اور افسوس کی بات یہ ہے کہ حالانکہ ہم سب اپنے مذہبی رہنماؤں کا سب سے زیادہ احترام کرتے ہیں مگر ان کی مانتے نہیں۔ لیکن بعض صورتوں میں یہ دیکھا گیا ہے کہ ان میں سے اکثر علماء بالکل دور رہتے ہیں، ان میں سے زیادہ تر مبہم اور نپے تلے انداز میں بات کرتے ہیں اور کچھ شدید رد عمل کا اظہار کرتے ہیں۔

ہماری بد قسمتی یہ ہے کہ ہم ریاستی معاملات میں اپنے نامور علماء کی نصیحتیں کبھی نہیں لیتے یا اگر کرتے ہیں تو اسے رسمی طور پر لیتے ہیں۔ ہم زیادہ تر انہیں قرآن و سنت کے مطابق ہماری رہنمائی کے لیے براہ راست دعوت نہیں دیتے۔ دوسرے یہ کہ وہ اپنے فیصلے کے بعد توہین اور طعن و تشنیع سے بھی ڈرتے ہیں کیونکہ اگر وہ ہمیں قرآن و سنت سے صحیح حکم دیں اور حکمران طبقہ اس سے غافل ہو جائے تو یہ ایمان اور کفر کا معاملہ ہو گا۔ ہم زیادہ تر ان سے "لچک پیدا کرنے" کی توقع رکھتے ہیں اور یہ شریعت میں ممکن نہیں ہے۔ براہ راست احکامات براہ راست ہیں اور زمین پر کوئی اتھارٹی نہیں ہے جو اس میں ایک نقطے کو بھی تبدیل کر سکے۔

طویل پیش لفظ کے لیے معذرت، لیکن میرا اندازہ ہے کہ رکاوٹوں کو سمجھنا ضروری تھا اور ہم کیوں آسان شکار ہیں۔ یہ سطریں دائرہ کار کو سمجھنے کے لیے ہیں تاکہ ہم آسانی سے ان حقیقی اقدامات کو سمجھ سکیں جو ان لوگوں کے ذریعے اٹھائے گئے ہیں جو نہیں چاہتے کہ ہم امن سے رہیں۔ یہ سرگرمی جڑوں کو بگاڑنے سے شروع ہوتی ہے اور نہ صرف اسے ختم کرنے کے مقصد سے بلکہ ہمارے خلاف، ہماری نسل کو ہمارے خلاف استعمال کرنے کے لیے۔ اس لیے اسے عام خطبات میں بولا اور سمجھانا چاہیے۔ نقصان کیسے اثر انداز ہوتا ہے؟ یہ باقاعدہ حملہ کرنے کے مقابلے میں سے آسان کیسے ہے؟

اگلے مضمون میں جاری...

# - نفسیات کا استعمال -

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین مخلوق بنایا ہے۔ اچھائی اور برائی کا مواد پیدائشی طور پر نصب کیا گیا ہے۔ اور در حقیقت، دنیا آخرت کی زندگی کا راستہ ہے اور انسان کو برائی سے دور رہ کر اس راستے کو عبور کرنے کی ضرورت ہے۔

ہم نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ جہاں اخلاقی اقدار کا تعلق ہے ان کا دور بہتر تھا۔ جب ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ کیسے؟ اور کیوں؟ وہ عموماً ہمیں تقویٰ، شائستگی، دیانت اور انسانیت کی مثال دیتے ہیں۔ تو کیا تبدیلیاں ہوئی ہیں؟ کیا یہ تبدیلیاں جان بوجھ کر ہیں یا غیر ارادی؟ اس میں ہم کتنے ذمہ دار ہیں؟

یہ سب انسانی نفسیات سے شروع ہوتا ہے۔ برائی کے مواد کو بھڑکا کر اور سب سے بڑھ کر سامنے سے نہیں بلکہ دور سے۔ قرآن بہت سے گناہوں کو گناہوں کی ماں یا معاشرتی برائیوں کی جڑ قرار دیتا ہے۔ تو اس بات کا مطالعہ کیا گیا ہے کہ ٹارگٹڈ معاشرے میں اس برائی کا تناسب کیا ہے۔ لوگ اس پر کیسے رد عمل کرتے ہیں. اس وقت کے رد عمل آج کے ماحول کے مقابلے میں قدرے شدید تھے جہاں کسی کو کوئی پرواہ نہیں یا ہر کوئی اپنی حد میں رہنا چاہتا ہے

# معاشرتی زہر

اور آزادی رائے، آزادی اظہار، حقوق اور قانون کے تصور پر عمل پیرا ہونا چاہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ زہر اُگلنے سے پہلے وہ ''بیانیہ'' کے ذریعے رائے عامہ پر کام کرتے ہیں اور بہترین نعرہ ''لبرل ازم'' یا آزادی ہے۔ لہٰذا جب کوئی آزادی کا نعرہ لگاتا ہے تو ان لوگوں کا ایک بہت بڑا تناسب جو پہلے ہی اخلاقیات، اسلام، معاشرتی حدود سے بیزار ہیں اس نعرے کا خیر مقدم کرتے ہیں اور جانوروں کی طرح اس کا ساتھ دیتے ہیں۔ دوسرا گروہ خود کو منطقی، محقق، رائے پر مبنی ظاہر کرتا ہے۔ وہ دراصل ان کا ساتھ دینے کے لیے کوئی قانونی یا اخلاقی دلیل ڈھونڈتے ہیں اور تیسرا وہ گروہ تمام اسلام مخالف یا غیر اخلاقی معاملے کی سخت مذمت کرتا ہے یا پھر جذباتی ہو کر پر تشدد رویہ اختیار کرتا ہے۔

آسان ہدف پہلا گروپ ہے، دوسرے گروپ کا بڑا حصہ پہلے گروپ سے راضی ہو رہا ہے یا انہیں لولی لنگڑی منطق دینے کے لیے زیادہ مضبوط بیانیہ تیار کر رہا ہے۔ اور تیسرے گروپ کو پہلے گروپ کی طرف سے شدت سے اور دوسرے گروپ کی طرف سے نرمی سے نشانہ بنایا جائے گا۔ کیا یہ نہیں ہو رہا؟ کیا آپ اپنے اردگرد یہ نہیں دیکھ رہے ہیں؟ مزے کی بات یہ ہے کہ اصل مجرم نظروں سے اوجھل ہے اور ہر کوئی مقامی ہینڈلرز کو اصل مجرم کے طور پر دیکھ رہا ہے اس لیے اگر کوئی تصادم ہوگا تو مقامی لوگوں کے درمیان ہوگا اور اگر کوئی کریک ڈاؤن ہوا تو وہ بھی مقامی لوگوں کے خلاف ہوگا۔ کتنا زبردست اور کامل منصوبہ ہے۔ پچھلے مضامین میں میں نے بیانیہ بنانے کے بنیادی خیال کی وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے، اب ہم ان سب میں میڈیا اور سوشل میڈیا کے کردار پر بات کریں گے۔

بڑے اہداف کے حصول کے لیے سوشل میڈیا کے پھندوں کو سمجھنا ضروری ہے۔ یہ ملین ڈالر کی خدمات جو مفت دستیاب ہیں اور خاص طور پر کم ترقی یافتہ ممالک کے لیے بہت سستی ہیں۔ یقیناً اس کے لیے انٹرنیٹ کی ضرورت ہوتی ہے اور اب سوشل میڈیا کمپنیاں ان پلیٹ فارمز کو استعمال کرنے کے لیے مفت انٹرنیٹ بھی فراہم کر رہی ہیں.. کبھی کبھی مجھے سمجھ نہیں آتی کہ لوگ اب بھی کیوں سوچتے ہیں کہ یہ صرف اشتہارات کے بارے میں ہے۔ یہاں تک کہ ہر کوئی جانتا ہے کہ ان کمپنیوں کے مالکان دس سال سے بھی کم عرصے میں دنیا کی امیر ترین لوگوں کی فہرست میں شامل ہو گئے ہیں۔ کیا یہ صرف اشتہارات حاصل کرنے سے ممکن ہے؟

...اگلے مضمون میں جاری

## - فالورز -

اصل مسئلہ ہتھیار، خوبیوں اور خامیوں کو سمجھنے کا ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ ہم احساس کمتری میں بتلا ہیں اور ایک بار پھر یہ ایک ''بیانیہ'' کی وجہ سے ہے جو کہتا ہے کہ امیر کامیاب، مشہور کامیاب، طاقتور کامیاب اور اس بیانیے کو بیچنے میں روایتی میڈیا نے اہم کردار ادا کیا۔ خبروں سے لے کر اشتہار تک فلموں، ٹی وی شوز سے لے کر اداکاروں اور صحافیوں تک، کھیلوں سے لے کر معیشت اور کاروبار تک، ہر جگہ ایک ہی پیغام ہے کہ اگر تمہارے پاس شہرت، طاقت یا دولت ہے تو ساری دنیا پاگلوں کی طرح تمہارے پیچھے بھاگے گی۔

جب یہ ذہنوں اور خیالات میں داخل ہو چکا تھا تو ایک اور قدم یہ تھا کہ ان "کامیاب" لوگوں کو انٹرویوز، ٹاک شوز اور عوامی اجتماعات کے ذریعے عوام سے رابطہ کرنے دیا جائے تاکہ عام آدمی میڈیا پر جو کچھ بھی دیکھے اس پر یقین کر سکے۔ وہ کردار اپنی سچی جھوٹی سوانح حیات بتاتے ہیں، اپنی زندگی میں ہونے والے کسی بھی واقعے کو عام آدمی کی نفسیات کے مطابق جھکاتے ہیں تاکہ وہ ہمیں "ہماری اپنی" لگیں۔ اس حکمت عملی کے کامیاب نفاذ نے عام آدمی کو ایک مشہور شخصیت کے زیادہ قریب ہونے کا خیال پیدا کیا کیونکہ وہ اپنے درمیان سے کچھ منتخب افراد کو اسی معاشرے کے لیے "بڑے پیمانے پر تباہی کے ہتھیاروں" میں تبدیل کر سکتے ہیں جس میں وہ رہتے تھے اور انہیں عام آدمی کی جذباتی پہنچ میں ہونا چاہیے۔

ایک ایسی شناخت ہونی چاہیے جس سے عام آدمی ان ''کامیاب'' لوگوں تک پہنچ جائے۔ اب ہم انٹرنیٹ شناخت کی دنیا میں ہیں، ہم "نیٹیزنز" ہیں شہری نہیں۔ ہر ایک کی اپنی شناخت ہوتی ہے اور اگر وہ اپنا فون نمبر کسی کو شیئر کرتا ہے تو یہ کسی بھی سوشل میڈیا پلیٹ فارم میں اس کی شناخت کی طرف ری ڈائریکٹ ہو جاتا ہے۔ اس ورچوئل شناخت کے ذریعے، کوئی شخص اس شخص، اس کی پروفائل، ان لوگوں کے بارے میں سب سے زیادہ دیکھ سکتا ہے جن سے وہ رابطے میں ہے، تصویریں (جو گلیمر، طاقت یا شہرت کو دکھانے کے لیے استعمال ہوتی ہیں) اور دوسرا شخص اس کو "فالو" کرنا شروع کر دیتا ہے۔ سوشل میڈیا کی اس دنیا میں ہر شخص کسی نہ کسی شخص کا پیروکار ہے، لیکن توقف کریں، ایک بار پھر تین قسمیں ہیں۔ ایک جیسے ہزاروں لوگ فالو کرتے ہیں اور وہ بہت کم فالو کرتے ہیں، دو جن کو سینکڑوں لوگ فالو کرتے ہیں اور وہ سینکڑوں کو فالو کرتے ہیں اور تین عام لوگ ہیں۔

پچھلے مضامین میں، آپ نے منتخب کردہ یا ان لوگوں کے بارے میں پڑھا ہے جن کی فطری طور پر بہت سے عام لوگ پیروی کرتے ہیں اور منتخب کردہ بھی۔ لیکن انٹرنیٹ کی اس دنیا میں بعض اوقات آپ کو معلوم نہیں ہوتا کہ آپ کسی کی پیروی کیوں کر رہے ہیں، آپ صرف

"فالو" پر کلک کرتے ہیں اور یہ کلک اسے کسی بھی بیانیہ کے لیے منتخب ہونے کی مزید طاقت دے گا۔ میں یہاں یہ ضرور بتاتا ہوں کہ حقیقی لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں، جنہیں عام آدمی سننا اور ان کی پیروی کرنا پسند کرتا ہے، جیسے کہ ممتاز سکالرز، سماجی کارکنان، ادیب، صحافی اور دیگر پیشہ ور افراد، لیکن یاد رکھیں، سوشل میڈیا کی اس دنیا میں کوئی ایسا پیمانہ نہیں ہے جو اچھے یا برے، صحیح یا غلط کی پیمائش کر سکتے ہیں۔ پیش کرنے کے لیے صرف ایک چیز ہے، "پیروکار"۔ آپ کے جتنے زیادہ پیروکار ہوں گے آپ اتنی ہی اہمیت لیں گے۔ ورنہ آپ کی بات نہیں سنی جائے گی کیونکہ آپ کی بات بہت سے لوگوں تک نہیں پہنچ پائے گی۔ لیکن ایک اور واضح سوال ہے، کیا سوشل میڈیا پلیٹ فارم کے مالکان میرے اپنے نقطہ نظر کی رسائی کو روک سکتے ہیں یا بڑھا سکتے ہیں، چاہے میرے بہت سے پیروکار ہوں یا کم؟ اور جواب ہے، ہاں، واقعی۔

...اگلے مضمون میں جاری

# - مہلک لت -

کیا یہ خوفناک نہیں لگتا؟ تمام روایتی میڈیا اور سوشل میڈیا یا تو پیسہ بنانے والوں کی ملکیت ہے جو پیسے کے لیے کچھ بھی کر سکتے ہیں، یا وہ لوگ جن کے بارے میں شبہ ہے کہ وہ دنیا کو کنٹرول کرنا چاہتے ہیں۔ ایک لمحے کے لیے سوچیں، یہ نسل جو انٹرنیٹ کے ذریعے تمام جوابات نکالتی ہے اور انٹرنیٹ سے تمام شواہد تلاش کرتی ہے، جبکہ اس تلاش کے نتائج مکمل طور پر پلیٹ فارم کے مالک کے ہاتھ میں ہیں۔ سب سے زیادہ خوفناک بات یہ ہے کہ ان نتائج کو سیکنڈوں میں حذف، ترمیم، ہیرا پھیری سے حذف کیا جا سکتا ہے اور اس کے پروفائل کے مطابق ایک ہی سرچ کے مختلف صارفین کو مختلف نتائج دکھائے جا سکتے ہیں۔

نہیں، اور بھی ہے، مثال کے طور پر اگر آپ سوچتے ہیں کہ ہمیں ایک اور پلیٹ فارم بنانا چاہیے اور اجارہ داری کو توڑنے کے لیے وہاں لوگوں کو اکٹھا کرنا چاہیے، تو یہ بھی ان طاقتوں پر منحصر ہوگا کہ وہ لوگوں کی رسائی حاصل کر سکتا ہے یا نہیں۔ (اس کا مطلب یہ نہیں کہ تکنیکی طور پر یہ ناممکن ہے لیکن یہ موضوع کا حصہ نہیں ہے۔ کسی اور مضمون میں ان شاء اللہ کوشش کریں گے)۔ اس لیے سوشل میڈیا کو اگر ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جائے تو اندازہ

# معاشرتی زہر

لگائیں کہ یہ کتنا مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔ لیکن اس سے پہلے ایک طویل اور کارآمد ٹاسک حاصل کیا گیا تھا اور وہ تھا اسمارٹ فون اور سوشل میڈیا سے جڑے رہنے کی لت پیدا کرنا۔

شروع میں، لوگوں کے لیے بہترین دلچسپی گیمز، میوزک اور کیمرہ تھی۔ پھر گیمنگ دوسرے صارفین کے ساتھ شامل ہونے کے ساتھ اپ گریڈ کیا گیا، پوائنٹس حاصل کرنا اور اس کا تبادلہ کرنا، اور یقیناً، جیسا کہ پچھلے مضامین میں بیان کیا گیا ہے، نفسیاتی کمزوریاں جیسے اجنبیوں سے خاص طور پر مخالف جنس سے بات کرنا، پھر گیمز سے باہر بات کرنے کے لیے انہیں پلیٹ فارم پر جوڑنا۔ دوسری توجہ موسیقی تھی۔ میوزک محفوظ کریں، اسے سنیں، شیئر کریں اور اپنا ریویو دیں اور ساتھ ہی اپنا تبصرہ براہ راست گلوکار، ماڈل، اداکار کو بھیجیں۔ تیسرا ایک کیمرہ ہے۔ آپ اپنی تصویر صرف دوسروں کو دکھانے کے لیے لیتے ہیں اور اگر آپ کسی خاص جگہ، پارٹی یا کسی مشہور شخصیت کے ساتھ ہوتے ہیں تو آپ کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے بارے میں دوستوں اور انجان سب کو بتائیں۔ اور وہ آپ کو آپ کی تصویر کو بہتر کرنے کے لیے بہترین سافٹ ویئر فراہم کرتے ہیں، تصویر کے لیے ایک الگ پلیٹ فارم، موجودہ پلیٹ فارم پر آپ کی شناخت کے ساتھ شامل ہونے کے لیے اور آپ کو مشہور ہونے، لائکس، تبصرے حاصل کرنے کی پیاس کو پورا کرنے کے لیے۔ لہذا ان تین ابتدائی دھاگوں سے ایک صارف اب ڈیوائس اور پلیٹ فارم کا عادی ہے۔ وہ ایک گھنٹے میں کئی بار لائکس، آن لائن لوگوں، تبصروں اور کسی بھی اپ ڈیٹ کو چیک کرتا رہتا ہے۔

سب سے بڑا فائدہ بار بار فون چیک کرنے کی عادت کا اٹھایا گیا ہے کسی کو کچھ نیا یا تازہ دیکھنے کی لت کا استعمال۔ اور وہاں دوبارہ وزٹ کرنے کی بار بار "نوٹیفیکیشن" کر اس پر زور دیا جاتا ہے۔ اب گراؤنڈ تیار ہے، ماسٹرز اپنی مرضی کے مطابق کسی کو بھی، کہیں بھی ہدایت دینے کے لیے تیار ہیں۔

..سب پھنس گئے ہیں، سب جمع ہیں، سب عادی ہیں

حساس موضوعات کو چھیڑنے اور عقائد کو توڑنے کا صحیح وقت۔

اگلے مضمون میں جاری

## - بے نشان جرم -

ہمارا یہ سلسلہ خبروں، افواہوں اور پھیلاؤ کے دائرے سے شروع کیا گیا تھا۔ اپنے گزشتہ مضمون میں ہم سمجھ چکے ہیں کہ کس طرح سوشل میڈیا دنیا پر حکمرانی کا ہدف حاصل کرنے کا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔

"دنیا پر حکومت کرو" اور "دنیا پر اللہ کا نظام نافذ کرو" میں فرق ہے۔پہلی چیز دنیا کے تمام وسائل سے ایک مخصوص گروہ کے فائدے کے لیے اور اقتدار کی بھوک کو ٹھنڈا کرنے کے لیے ہے تاہم دوسرا امن و امان کے نفاذ اور خالق کے سامنے سر تسلیم خم کر کے انسانیت کو فائدہ پہنچانا ہے۔ حکمرانی صرف اللہ کے لیے ہے اور انسان اس کے نفاذ کے لیے نائب ہے۔ آئیے "بیانیہ" کی طرف آتے ہیں، کیونکہ یہ نسل مکمل طور پر اس بات پر انحصار کرتی ہے کہ انٹرنیٹ پر تلاش کا کیا نتیجہ نکلتا ہے، اور پھر ان کی نامکمل معلومات، موضوع کے بارے میں ناقص علم اور ان کی ذاتی پسند و ناپسند کے ساتھ تجزیہ کرتے ہیں۔ تو واقعی نتیجہ کیا ہوگا؟ ایسی چیز جو قرآن و سنت کے بنیادی اصولوں سے میل نہیں کھاتی۔ اور پھر وہ اس کا دفاع اور جواز پیش کرنا شروع کر دیں گے۔

جیسا کہ ہم "فالورز کی مہر" کی چال کو جانا، یہ غلط نظریہ لمحوں میں پھیل جائے گا، لوگ اپنی مزید نامکمل معلومات کے ساتھ تبصرے کرنا شروع کر دیں گے اور یہ نااہلی اسے مزید الجھا دے گی۔ پھر باطل اسے "نعمت" کے طور پر دکھائے گا اور اسے نفیس طور پر فلٹر شدہ صارف کی فہرست میں پھیلا دے گی۔ یقیناً ایک گروہ اس کا مقابلہ کرے گا لیکن کوئی نہیں جانتا کہ اس مخالفت کرنے والے گروہ کی قیادت کس کے ہاتھ میں ہے؟ اور یہ اس گروپ کو ایک آسانی اور اختیار دے گا جو پہلے سے ہی کچھ اصولوں کو چھوڑنے کا بہانہ ڈھونڈ رہا ہے، جو کہ ذاتی طور پر ان کے لیے موزوں نہیں ہیں۔ سوشل میڈیا میں، یہ دنوں میں ہوتا ہے، اگر میں "گھنٹے" کہوں تو غلط نہیں ہو گا۔ اور یہ اصل میں آٹو موڈ پر نہیں ہوتا، یہ اس کے پیچھے کام کرنے والے ذہنوں سے ہوتا ہے جو اسے خود کار بناتے ہیں۔

ہم امید کر سکتے ہیں کہ کسی دن کسی ممتاز شخصیت کی طرف سے یہ پیغام آئے گا کہ (اللہ مجھے معاف کرے) قرآن کی یہ خاص آیت (میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں) درست نہیں ہے۔ اور یہ پیغام سیکنڈوں میں انٹرنیٹ پر لاکھوں لوگوں تک منٹوں میں پھیل جائے گا۔ پھر وہ اس پیغام کی نفی کرے گا کہ اس نے نہیں بھیجا ہے بلکہ اس کی شناخت ہیک ہوئی ہے اور یہ کسی اور کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔ لیکن کون پرواہ کرتا ہے، پہلا پیغام لاکھوں میں پھیل گیا اور دوسرا

پیغام جس میں وہ حقیقت میں اس کی نفی کرتے ہیں وہ سینکڑوں تک نہیں پہنچ سکا.. نقصان ہو چکا ہے۔ چاہے لوگ ایک دوسرے کو پہلے پیغام کے جعلی ہونے کے بارے میں بتائیں۔

غور کرنے کا ایک اور نکتہ یہ ہے کہ سوشل میڈیا پلیٹ فارم کا مالک آپ کو کوئی وجہ بتائے بغیر آپ کے ہینڈلر (شناخت جس سے آپ اپنے لاکھوں پیروکاروں سے جڑے ہوئے ہیں) کو روک اور بلاک کر سکتا ہے اور آپ کچھ نہیں کر سکتے۔ ایک بار جب آپ کسی بھی پلیٹ فارم پر اپنی شناخت سے زبردستی منقطع ہو جاتے ہیں، تو آپ ان سب کو دوبارہ طویل عرصے تک جمع نہیں کر سکتے۔ اور یہ کہ تمام معلومات سادہ سوشل میڈیا سرگرمی کے بارے میں ہیں۔

خودکار ترجمہ کی خصوصیت ایک اور پیچیدگی ہے۔ جب آپ کسی بھی زبان میں کچھ ٹائپ کرتے ہیں، تو بہت سے صارفین اسی سروس فراہم کنندگان کی طرف سے فراہم کردہ آٹو ٹرانسلیشن فیچر کا استعمال کرکے آپ کا پیغام پڑھیں گے۔ اس لیے ترجمہ کچھ بھی ہو سکتا ہے، یہاں تک کہ آپ کے اصل پیغام کے برعکس اور وہ خودکار ترجمہ کی یہ خصوصیت مختلف زبان بولنے والے مختلف صارفین کی رضاکارانہ مدد سے ہے جو ہر لفظ کا ترجمہ اور لغوی معنیٰ خود شامل کرتے ہیں، تو ایسے میں آپ سروس فراہم کرنے والے پر الزام نہیں لگا سکتے۔

آج، آپ انٹرنیٹ پر جو کچھ بھی کرتے ہیں وہ زیادہ تر "مصنوعی ذہانت" کے ذریعے ہینڈل کیا جاتا ہے اور اس کے پیچھے کوئی انسان نہیں، جیسا کہ کہا گیا ہے۔ لہذا کوئی بھی اسے قانونی طور پر جرم نہیں کہہ سکتا، لیکن کمپیوٹر سافٹ ویئر کی غلطی۔

امید ہے کہ زیادہ تر دھند صاف ہو گئی ہے۔

...اگلے مضمون میں جاری

# - مصنوعی ذہانت -

مصنوعی ذہانت"، ایجادات کی تاریخ میں یہ سب سے طاقتور ہتھیار ایجاد ہوا ہے۔"

چونکہ یہ سب سے زیادہ تکنیکی موضوع ہے، میں اسے آسان بنانے کی کوشش کروں گا تاکہ اس کے تباہ کن اثرات کو سمجھنا آسان ہو۔

فرض کریں، آپ نے ایک روبوٹ بنایا ہے اور یہ روبوٹ ایک ریستوران میں ویٹر کے طور پر کام کرنے والا ہے۔ اس میں پروگرام کچھ اس طرح ہوگا۔

سلام کہنا
ٹیبل نمبر اسکین کریں اور ریسٹورنٹ کے دروازے پر لیے گئے ڈیٹا سے گاہک کا نام بتائیں
گاہک کو کھانے کا آرڈر دینے کو کہیں۔
اگر" کسٹمر آپ سے پوچھے گا کہ کیا دستیاب ہے۔"
ریستوراں کا مینو پڑھیں اور ان ڈشوں کو چھوڑ دیں جو ریستوراں کے ڈیٹا بیس سے دستیاب نہیں ہیں۔
اگر" گاہک آپ سے آپ کا نام پوچھتا ہے۔"
اپنا نام بتائیں
اگر" گاہک آپ سے پوچھے کہ لائٹ بند کر دیں۔"
روشنی بند کرو
اگر" کسٹمر کچھ ایسا کہے جو آپ کے پروگرام میں نہیں ہے۔"
گاہک کو دوبارہ کہنے کو کہیں۔
اگر" آپ کو گاہک پر پروگرام میں کوئی کمانڈ نہیں ملا"
کہہ رہا ہے
کہو کہ مجھے مینیجر سے جواب دینے کے لیے کہنا ہے۔
اگر" گاہک بدسلوکی کے الفاظ کہتا ہے۔"
شائستگی سے کہو کہ مجھے تم سے یہ امید نہیں ہے۔
اگر" گاہک دوبارہ بدسلوکی والے الفاظ کہے۔"
کہیے کہ یہ گفتگو ریکارڈ کی جا رہی ہے اور آپ کو بلاک کر دیا جا سکتا ہے اور آپ کو ریستوراں سے باہر کر دیا جائے گا۔

ان تمام کمانڈ کے درمیان سب سے اہم چیز "اگر" ہے اور اس "اگر" کو ممکنہ انسانی رویے کو سمجھنے کے بعد پروگرام میں کہیں بھی رکھا جا سکتا ہے۔ اگر آپ ایک ماہ تک کسی ریستوراں میں انسانی رویے کا مطالعہ کریں گے، تو آپ ممکنہ رد عمل کا ستر فیصد جمع کر سکتے ہیں اور پھر آپ

# معاشرتی زہر

خود بخود نئے رویے کو جمع کرنے کے لیے ایک پروگرام بنا سکتے ہیں جو پروگرام میں نہیں ہیں تاکہ آپ ان کے جوابات تخلیق کر سکیں۔

اس لیے اگر کوئی اس قسم کا پروگرام کسی بھی سوشل پلیٹ فارم پر لکھتا ہے تو وہ اسی طرح جواب دے سکتا ہے۔ اس مقصد کے لیے اس آئیڈیا کو بہت سی دوسری سمتوں میں بھی تبدیل کیا گیا تھا جیسے پروگرام کو صارف کے کمپیوٹر میں داخل کیا جانا چاہیے جس سے سرگرمی، پاس ورڈ، کوڈز اور ڈیٹا کی معلومات کو پس منظر میں خفیہ طور پر مخصوص جگہ پر بھیج دیا جائے، جس سے ڈیوائس کیمرہ اور مائیکروفون کو کنٹرول کیا جا سکے۔ لہذا جب بھی ضرورت ہو اسے آسانی سے دیکھا اور سنا جا سکتا ہے۔ بہت آسان، صرف ایک گیم، سوشل ایپلی کیشن، فوٹو فنکشن، میوزک ایپلی کیشن یا ویڈیو ایپلیکیشن تیار کریں اور اس ایپلی کیشن میں اس پروگرام کو داخل کریں۔ ہم میں سے بہت سے لوگوں نے جب بھی مواد کو پڑھے بغیر پوچھا تو صرف "ہاں" کا بٹن دبایا اور جب بھی "اجازت" مانگی گئی تو "اوکے" کا بٹن دبا دیا۔

اب ذرا سوچئے کہ آپ کے بارے میں، آپ کے رویے، آپ کی سوچ اور جن لوگوں سے آپ جڑے ہوئے ہیں، کسی کے بارے میں کتنی تفصیلی معلومات ہو سکتی ہیں اور آپ کو اپنی نفسیات کے مطابق مطلوبہ نظریے کی طرف موڑنا کتنا آسان ہے۔ بعض اوقات ہم بھیجنے والے، ہمیں موصول ہونے والے مواد اور جو مواد ہم نے فارورڈ کیا تھا اس کی تصدیق نہیں کرتے۔ اب اس ہتھیار میں ایک اور اٹیچمنٹ دیکھتے ہیں جسے "بلاک چین" کہا جاتا ہے۔

پیغام کا ایک سلسلہ جہاں یہ تخلیق اور شروع کیا جاتا ہے، کس کو آگے بڑھایا جاتا ہے اور پھر کس کو آگے بھیج دیا جاتا ہے جب تک کہ یہ کہیں نہ رک جائے۔ لہذا یہ سلسلہ ہم خیال صارفین کو آسانی سے دیکھ سکتا ہے۔ کیا یہ دلچسپ اور نفیس نہیں ہے؟

...اگلے مضمون میں جاری

# - عمل اور رد عمل -

پچھلے مضامین میں، آپ نے شاندار فنکشنلٹی سسٹم پڑھا ہے جو انسانی نفسیات کو ذہن میں رکھ کر ڈیزائن کیا گیا ہے اور اسے وقت اور وسائل کی بچت کے لیے خود مختار اور خودکار بناتا ہے، اس کے علاوہ تجارتی اور پیسہ کمانے کی خدمات کو شامل کرکے اسے خود کفیل بناتا ہے۔ جی ہاں، ہم ایک مکمل خودکار فنکشن کے بارے میں بات کر رہے ہیں جو اپنے باقاعدہ اخراجات نکالنے کے لیے اپنی رقم خود کماتا ہے اور ذہنوں کو کنٹرول کرنے کے لیے تمام معلومات اکٹھا کرتا ہے۔ اور پھر بھی ہم صرف چیخ رہے ہیں، احتجاج کر رہے ہیں، اپنے بھائیوں کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں، اور آلات کے ساتھ چپکے ہوئے ہیں جیسے ہم صرف اس کے استعمال سے دنیا کو بدل سکتے ہیں۔ یقیناً، یہ فنکشن دنیا کو بدل رہا ہے، لیکن اس کے تخلیق کاروں کے ذریعے، صارفین کے ذریعے نہیں۔

اب ایک واقعہ کا تصور کرتے ہیں۔ کسی بھی ملک میں کوئی گمنام شخص کسی بھی اتھارٹی کو گالی دے یا دھمکی دے کر بھاگ جائے، اسے روئے زمین پر کہیں سے بھی لانا کتنا مشکل ہے؟ یہ ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے کیک کے ٹکڑے کی طرح صرف چنیں گے اور کھائیں گے۔ وہ کسی بھی کلوز سرکٹ کیمرہ سے فوٹیج حاصل کریں گے، اس شخص کے چہرے کو تراشیں گے، تصویر کو بہتر بنائیں گے، سوشل میڈیا سے لیے گئے ڈیٹا بیس میں اس سے مماثل تصویر تلاش کریں گے، ممکنہ مماثلتیں جمع کریں گے، ان تصاویر سے منسلک صارفین کو چیک کریں گے، صارفین کا پتہ چیک کریں گے۔ ان صارفین سے متعلق فونز اکٹھا کریں گے، جی پی ایس کے ذریعے اس فون کی ریئل ٹائم لوکیشن حاصل کریں گے، مائیکروفون اور کیمرہ کھولیں گے اور اس کے ارد گرد ہونے والے حقیقی وقت کو حاصل کریں گے اور وہ جہاں کہیں بھی ہو اسے صرف جھپٹیں گے۔ اور اس کے برعکس، اگر ان میں سے کوئی آپ کی زندگی کو نقصان پہنچاتا ہے، تو آپ اس کا پیچھا کرنے کے قابل بھی نہیں ہیں۔

اس معلوماتی دور میں سوشل میڈیا کا اصل مقصد یہی ہے، آپ کی شخصیت، آپ کا کاروبار، آپ کا پیسہ، آپ کے اثاثے، آپ کا خاندان، آپ کے دوست، آپ کا نظریہ، آپ کے احساسات، آپ کی کمزوریاں کچھ بھی نہیں، ہاں کچھ بھی ناقابل رسائی نہیں ہے۔ بزرگ اور چھوٹے اس کے ساتھ دیوانہ وار پھنس گئے ہیں۔ ہم میں سے کچھ لوگ اسے استعمال کیے بغیر سو نہیں پاتے، اگر آپ اسے کسی سے زبردستی لے لیں تو وہ پاگلوں کی طرح رد عمل ظاہر کرے گا۔ یہ اس حد تک تو قابل کنٹرول ہے. لیکن جب بات ہمارے عقیدے، اخلاقی اقدار، عقائد اور حوالوں کی ہو، تو یہ واقعی بہت مہلک ہے کیونکہ اسے بدلا جا سکتا ہے اور کچھ ہی دیر میں سابقہ حالت میں واپس لایا جا سکتا ہے۔ تو کوئی گرفت نہیں ہے. تاریخ کو خراب کیا جا رہا ہے، - حقیقی ہیروز کو ظالم میں تبدیل کیا جا رہا ہے، انسانیت کی بہتری کے لیے جدوجہد کرنے والے

لوگوں کو ٹھگ ثابت کیا جا رہا ہے، اور اصل مواد جہاں سے ہم حقیقی کہانی حاصل کر سکتے ہیں، کو ختم کیا جا رہا ہے۔

میں نے اسے اپنے مضمون میں بیان کیا ہے جس کا نام "یقین کی جنگ" ہے لیکن ہم اس پر مزید بات کریں گے۔

آج کل کسی بھی مسئلے پر تجزیہ کرنے، منطق تلاش کرنے اور بحث کرنے کا رجحان ہے۔ اس لیے پہلے مرحلے میں، اس کی تشہیر کی جا رہی ہے اور لوگوں کو سکھایا جا رہا ہے کہ کچھ ویب سائٹس ایسی ہیں جہاں آپ آسانی سے تلاش کر سکتے ہیں، جنہیں سرچ انجن کہا جاتا ہے۔ اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو ایک ایسی جگہ کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے جہاں آپ ڈرے بغیر کچھ بھی کہہ سکتے ہیں۔ مثالیں گستاخانہ خاکے اور مضامین ہیں۔ اور جواب میں کیا کیا گیا؟ احتجاج کریں، اپنے ہی قومی اثاثے کو آگ لگائیں، اپنے ہی ہم وطنوں کو ماریں، تقریروں اور ٹیلی ویژن پر ٹاک شوز میں شور مچائیں۔ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ یہ معلومات کا دور ہے، آپ معلومات کا مقابلہ صرف معلومات سے کر سکتے ہیں۔ حوالہ کے لیے کچھ اعداد و شمار۔

اگلے مضمون میں جاری

## - چند حقائق -

سوشل میڈیا کے ساتھ ہماری موجودہ محبت کا تعلق یقینی طور پر ڈیٹا بناتا ہے۔ یہ دن کے ہر منٹ میں پیدا ہونے والے نمبر ہیں:

اسنیپ چیٹ صارفین 527,760 تصاویر شیئر کرتے ہیں۔
صارفین 4,146,600 یوٹیوب ویڈیوز دیکھتے ہیں۔
ٹویٹر پر 45600 ٹویٹس بھیجی جاتی ہیں
انسٹاگرام صارفین 46,740 تصاویر پوسٹ کرتے ہیں۔
2 بلین فعال صارفین کے ساتھ فیس بک اب بھی سب سے بڑا سوشل میڈیا پلیٹ فارم ہے۔ دنیا کے 7 بلین انسانوں میں سے ایک چوتھائی سے زیادہ فیس بک پر متحرک ہیں! یہاں کچھ اور دلچسپ فیس بک کے اعداد و شمار ہیں:

فیس بک پر روزانہ 1.5 بلین لوگ ایکٹو ہیں۔
یورپ میں فیس بک پر 307 ملین سے زیادہ لوگ ہیں۔
ہر سیکنڈ میں پانچ نئے فیس بک پروفائلز بنائے جاتے ہیں!
روزانہ 300 ملین سے زیادہ تصاویر اپ لوڈ ہوتی ہیں۔

ہر منٹ میں 510,000 تبصرے پوسٹ ہوتے ہیں اور 293,000 اسٹیٹس اپ ڈیٹ ہوتے ہیں

اگرچہ فیس بک سب سے بڑا سوشل نیٹ ورک ہے، انسٹاگرام (فیس بک کی ملکیت بھی) نے بڑی ترقی دکھائی ہے۔ یہ تصویر شیئرنگ پلیٹ فارم ہمارے ڈیٹا سمندر میں کیسے اضافہ کر رہا ہے:

ساٹھ کروڑ انسٹاگرام یوزر ہیں؛ چالیس کروڑ جو روزانہ ایکٹو ہوتے ہیں۔
انسٹاگرام پر روزانہ 95 ملین تصاویر اور ویڈیوز شیئر کی جاتی ہیں۔
دس کروڑ لوگ روزانہ انسٹاگرام ”کہانیاں“ فیچر استعمال کرتے ہیں۔

مواصلات

ہم ڈیٹا ٹریل چھوڑتے ہیں جب ہم آج اپنے پسندیدہ مواصلاتی طریقوں کو ای میلز پر ٹیکسٹ بھیجنے سے لے کر استعمال کرتے ہیں۔ ہم ہر منٹ میں بھیجے گئے مواصلات کے حجم کے لیے کچھ ناقابل یقین اعداد و شمار یہ ہیں:

ہم 16 ملین ٹیکسٹ پیغامات بھیجتے ہیں۔ کئی ملین ای میلز بھیجے گئے ہیں۔ دنیا بھر میں توقع ہے کہ 2019 تک 2.9 بلین ای میل صارفین ہوں گے۔

ڈیجیٹل تصاویر

اب جبکہ ہمارے اسمارٹ فونز بھی مثالی کیمرے ہیں، ہر کوئی ایک تصویر ہے اور کھربوں کی محفوظ تصاویر اس کا ثبوت ہیں۔ چونکہ اس میں کمی کے کوئی آثار نہیں ہیں، اس لیے توقع کریں کہ ان ڈیجیٹل تصویروں کی مقدار میں اضافہ ہوتا رہے گا:

لوگ 2022 کے آخر تک 6.2 ٹریلین تصاویر لیں گے۔
پندرہ ٹریلین تصاویر محفوظ ہوں گی۔

خدمات

ہماری نئی پلیٹ فارم سے چلنے والی معیشت میں کاروبار اور سروس فراہم کرنے والوں سے کچھ واقعی دلچسپ اعداد و شمار سامنے آرہے ہیں۔ یہاں صرف چند نمبر ہیں جو ہر منٹ میں تیار ہوتے ہیں جنہوں نے میری دلچسپی کو اپنی طرف متوجہ کیا:

سوار 45,788 ٹرپس لیتے ہیں
وکی پیڈیا پر 600 نئے صفحات کی ترامیم ہیں (اس سلسلے کی تکمیل کے بعد اس پر لکھیں گے، انشاء اللہ)

چیزوں (آلات) کا انٹرنیٹ

چیزوں کا انٹرنیٹ، جڑے ہوئے "سمارٹ" آلات جو ہر قسم کا ڈیٹا اکٹھا کرتے ہوئے ایک دوسرے اور ہم سے بات چیت کرتے ہیں، طوفان برپا کر رہے ہیں (2006 میں 2 بلین ڈیوائسز سے 2020 تک متوقع 200 بلین تک) اور ہمارے ڈیٹا کے لیے بنیادی میں سے ایک ہے۔
.اسٹوریج بھی طوفانی ہے

آئیے صرف ایک قسم کے آلے کے لیے کچھ اعداد و شمار اور پیشین گوئیوں پر ایک نظر ڈالتے ہیں، آواز کے ذریعے تلاش کیے گئے:

ساڑھے تین کروڑ صوتی آلات گردش میں ہیں۔
اسی لاکھ لوگ ہر ماہ صوتی کنٹرول استعمال کرتے ہیں۔
گوگل میں 2016 کے لیے صوتی تلاش کے سوالات 2008 کے مقابلے میں 35 گنا زیادہ تھے۔

اب جب کہ آپ کو ان نمبروں سے جانا جاتا ہے، ان تمام طریقوں پر غور کریں جن سے آپ اپنے دن کے دوران ڈیٹا تیار کرتے ہیں۔ ایک بار جب آپ ان تمام ڈیٹا سے واقف ہو جائیں جو آپ ایک فرد کے طور پر بناتے ہیں، تو آپ تصور کرنا شروع کر سکتے ہیں کہ ہم ہر ایک دن اجتماعی طور پر کتنا ڈیٹا تیار کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ یہ پہلے سے ہی ذہن کو اڑا دینے والے اعداد و شمار مسلسل بڑھتی ہوئی شرح سے بڑھ رہے ہیں کیونکہ ہماری دنیا کا زیادہ حصہ ڈیجیٹائزڈ اور 'ڈیٹافائیڈ' ہو جاتا ہے۔

یہ سب معلومات ہیں علم نہیں۔

اگلے مضمون میں جاری

# - رخ کا تعین -

پچھلے مضمون میں جو معلومات شیئر کی گئی ہیں وہ صرف یہ تصور کرنے کے لیے تھیں کہ کیا ہو رہا ہے اور ہم اس معلوماتی جنگ میں کیا جواب دے رہے ہیں۔

میری رائے میں، وہ خلا کہاں ہے جو ہمیں پُر کرنا چاہیے؟

ہر صارف سوشل میڈیا اور آلات کو ایک سہولت اور تفریح کے طور پر لے رہا ہے، کچھ اسے اپنے کاروبار اور کام کے لیے استعمال کرتے ہیں اور کچھ اپنے پیاروں کے ساتھ آسانی سے بات چیت کرنے کے لیے۔ لیکن ٹیکنالوجی میں ایک پیشہ ور کے طور پر، مجھے یقین ہے کہ اسی فیصد صارفین کو اس بات کا کوئی اندازہ نہیں ہے کہ وہ خود کو کس طرح پکڑ رہے ہیں اور آگ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

ایک مضبوط "بیانیہ" کی وجہ سے ہم لوگوں کو نقصان کے بارے میں تعلیم دینے سے ڈرتے ہیں۔ اس کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں، ٹیکنالوجی کے بارے میں معلومات کا فقدان اور منطقی یا غیر منطقی سوالات کا سامنا کرنا جو ہمارے لیے ناقابل جواب ہو سکتے ہیں اور اس کے نتیجے میں اس نقطہ کی کمزوری ہوگی جس کی ہم تعلیم کر رہے ہیں۔ آئیے ان سادہ نکات سے شروعات کرتے ہیں جو براہ راست ہمارے مذہب سے متصادم ہیں، اور اجاگر کرنے کی بہترین جگہ مسجد ہے۔ جن موضوعات کا احاطہ کیا جا سکتا ہے وہ درج ذیل ہیں:

جھوٹ بنانا، پھیلانا یا پھیلانے کا آلہ بننا۔

بدنام کرنا

بغیر ثبوت کے جھوٹے الزامات

بغیر تصدیق کے خبر کو آگے بڑھانا

گالی گلوچ

بے حیائی اور بدنظری

قرآن و حدیث کے اقتباسات کو کتاب سے اصل حوالہ دیکھے بغیر اور آگے بڑھانا

ایسے الفاظ استعمال کرنا جن سے آپ کے ایمان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔

ترجمہ پڑھنا اور ممتاز علماء سے مشورہ کیے بغیر اس پر بحث کرنا

قرآن و حدیث میں ذاتی رائے اور تشریح کرنا

اسلامی تصور کا مذاق اڑانا اور تنقید کرنا

اور علماء کی رائے کے مطابق اور بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے۔

جب کوئی ان چیزوں میں شامل ہو گا تو اس کا اثر صرف اس تک ہی محدود نہیں رہے گا، اسے شیئر کیا جائے گا، فارورڈ کیا جائے گا اور اتنا ہی نقصان دہ ہوگا کہ اسے محفوظ کیا جائے گا اور اس صارف کی تاریخ میں موجود ہے اور اسے بطور ٹول استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یقیناً یہ چوڑا ہے، اسے سنبھالنا آسان نہیں لگتا لیکن انشاء اللہ ایک بار جب مساجد میں اس کی نشاندہی کرنے کا رجحان شروع ہو جائے گا تو تبدیلیاں دیکھی جا سکتی ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ صرف اللہ کی رضا کے لیے نیکی کرنے کا اخلاص مزید اثر کرے گا۔ کم سے کم یہ حاصل کیا جا سکتا ہے کہ ان عناصر کو تیار کیا جائے جو مذہب کو نقصان پہنچانے کے ارادے سے غلط طریقے سے بنائے گئے "بیانیہ" کا مقابلہ کر سکیں۔ مثبت بات یہ ہوئی ہے کہ سوشل میڈیا کے ذریعے پھیلائی جانے والی جھوٹی سرگرمی کی نشاندہی کرنا آسان ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بزرگوں سے سنا ہے کہ آپ کو اندھیرے کو تبدیل کرنے کے لیے صرف ایک چھوٹی سی کرن کی ضرورت ہے۔

دوسری بات یہ سرگرمی شاید "امر با المعروف و نہی عن المنکر" کا حصہ ہو سکتی ہے (علماء کی رائے پر منحصر ہے) اس ہتھیار کی مہلکیت یہ ہے کہ کسی آلے کو یہ محسوس نہیں ہوتا کہ وہ استعمال ہو رہا ہے، نقصان کے لیے، جھوٹ کے پھیلاؤ کے لیے اور خیالات کو بدلنے کے لیے۔ ٹیکنالوجی بنانے والے کو ان کے مقاصد کے لیے بہت سی سہولتیں دیتی ہے، لیکن بطور صارف ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ کہاں مارنا درست ہوگا۔

باطل مستقل مزاجی اور اخلاص کے ساتھ ایک مقصد کے لیے سرگرم عمل ہے۔ جب ہم چیزوں کو صحیح طریقے سے مانیٹر کرتے ہیں تو ہمیں محنت کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اپنے پہلے قدم کے طور پر وہ اپنے پہلے قدم کے طور پر عقیدے کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہے ہیں، ہمیں اپنے لوگوں کو سمجھانے کے لیے اس کا اشارہ دینا ہوگا اور انشاء اللہ ایک بار جب ہم اس تیر کو سمجھ لیں گے تو آگے آسانی ہوگی۔ کیسے؟ ہمیں کہاں سے شروع کرنا چاہئے؟

...اگلے مضمون میں جاری

## - آواز اور الفاظ پر لگام -

آج کل ہمارے نامور علماء سوشل میڈیا پر اپنی رائے کا اظہار کرنے کے لیے جزوی حصہ لے رہے ہیں اور درحقیقت ان کے جواب میں تبصرے بھی آرہے ہیں۔ وہ اپنے خطبات، لیکچرز اور سوال جواب کے سیشن کی ویڈیوز ریکارڈ کرنے کے لیے ویڈیو پلیٹ فارم کا استعمال کر رہے ہیں۔ لیکن غور کرنے کے لئے کچھ نکات ہیں.

ہر سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایک بڑے مواد والے صفحے پر آپ کی رضامندی لے رہا ہے جہاں آپ سب آخر میں ”میں اتفاق کرتا ہوں“ یا ”قبول شدہ اور جاری رکھیں“ دیکھ سکتے ہیں۔ کوئی بھی ان اختیارات پر کلک کرنے سے پہلے اس بڑے متن کو پڑھنے کی پرواہ نہیں کرتا ہے۔ میں آپ سب کو مشورہ دوں گا کہ کم ازکم ایک بار اسے اچھی طرح سے پڑھیں۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ ایک قانونی معاہدے سے زیادہ ہے اور آپ کو ان تمام شقوں پر مکمل طور پر پیش کیا گیا ہے جو حقیقی نقصان کا باعث بن سکتی ہیں۔ ایک بار جب صارف اس آپشن پر کلک کرتا ہے، مالکان کے پاس ریکارڈ ہوتا ہے کہ آپ نے اسے قبول کیا تھا۔ لیکن کون پرواہ کرتا ہے.

ایسی شقیں ہیں جیسے وہ استعمال کر سکتے ہیں، آپ کو کوئی وجہ بتائے بغیر آپ کے ڈیٹا کو حذف کر سکتے ہیں، وہ آپ کی رسائی کو روک سکتے ہیں، ان کے پاس ایسی شرائط ہیں جن پر آپ کو کچھ بھی پوسٹ کرنے سے پہلے عمل کرنا ہوگا۔ لہذا جب یہ تمام مواد ایک حقیقی محنت، ثبوت اور مواد کے معیار کی جانچ کے ذریعے تخلیق کیا گیا تھا، تو اسے بغیر کسی اطلاع کے حذف کیا جا سکتا ہے، اور بعض اوقات آپ مواد کی واپسی کا دعوی نہیں کر سکتے۔ تو ہم کہاں ہیں سب کچھ برباد ہے.

دوسری بات، وہ اس پر آواز کو کاٹ کر، ترمیم کر کے دوبارہ استعمال کر سکتے ہیں (اگر ضرورت ہو)، اور ہاں، وہ اسے پھیلا سکتے ہیں۔ جب تک یہ آپ کے علم میں آئے گا، نقصان ہو جائے گا۔ جب کہ آپ کبھی بھی ایک کاپی کو اپنے طور پر محفوظ کرنے کی پرواہ نہیں کرتے ہیں، یا کسی طرح اسے آپ کے مقامی کمپیوٹر میں فلٹر اور مناسب طریقے سے ٹیگ نہیں کیا گیا تھا، آپ کے آخر میں تلاش کرنا اور اسے حقیقت کے ثبوت کے طور پر شائع کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔

میرے مضمون کی اس سطر پر، ہم سب الحمد للہ کہہ سکتے ہیں، کیونکہ چودہ سو سال پہلے اللہ (جو سب کچھ جانتا ہے) نے قرآن کو کیسے محفوظ کر لیا تھا۔ ایک مسلمان کے دل میں جہاں کوئی دیکھ نہیں سکتا، کوئی چوری نہیں کر سکتا، کوئی ترمیم یا غلط استعمال نہیں کر سکتا۔ اور ایک حفظ کرنے والا کسی بھی وقت ہیرا پھیری کو پکڑ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی ترمیم شدہ ورژن کو اصل کے طور پر دعوی نہیں کر سکتا۔ الحمد للہ۔ احادیث کی کتابیں صدیوں پہلے لکھی جا چکی

ہیں اور کچھ اب بھی اس تحریری رسم الخط میں موجود ہیں لہذا کوئی بھی کسی بھی ترمیم کے بارے میں کسی بھی وقت موازنہ کرسکتا ہے۔

ایک عادی سوشل میڈیا صارف عام طور پر بھول جاتا ہے کہ اس نے کیا شیئر کیا ہے اور کیا فارورڈ کیا ہے۔ بعض اوقات لوگ جگہ بچانے کے لیے فون یا کمپیوٹر سے مواد کو حذف کر دیتے ہیں۔ ہمیں یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ وہ سوشل میڈیا ایپلی کیشن کو چلانے کا طریقہ سکھاتے ہیں اور اس کی پیچیدہ خصوصیات بھی۔ بہت سارے مواد، ویڈیوز ہیں، جو آپ کو استعمال کرنا سکھاتے ہیں، لیکن بنانا نہیں۔ اور اگر آپ کچھ حقیقی علم حاصل کرنا چاہتے ہیں جو پسماندہ ملک کو خوشحال بنا سکتا ہے، تو آپ کو ان کے پاس جانا ہوگا، انہیں ادائیگی کرنی ہوگی، ان کے اصولوں پر عمل کرنا ہوگا اور ڈگری حاصل کرنی ہوگی۔ ایک بار جب آپ پڑھائی میں نمایاں پوزیشن حاصل کر لیں گے تو وہ آپ کو ان کے لیے کام کرنے کی پیشکش کریں گے اور آپ اسے خوشی سے قبول کر لیں گے۔

ہم ان سے سیکھ رہے ہیں جو وہ ہمیں سیکھنے دینا چاہتے ہیں۔ اور ہم ان چیزوں کو سیکھنے میں بہت زیادہ وقت صرف کرتے ہیں جن سے آخر کار ان کو فائدہ ہوتا ہے اور ہم ان کے بلا معاوضہ غلام ہیں جو استعمال کرتے ہیں اور اس پر رہتے ہیں تاکہ ان کی آمدنی میں اضافہ ہو سکے۔

یہ ان کی برادری کا ایک قول ہے، "اگر آپ کو کچھ مفت مل رہا ہے تو آپ ان کے لیے پروڈکٹ ہیں"۔ میں اسے ایک مثال سے صاف کرتا ہوں۔

ایک صارف اپنی حقیقی معلومات کے ساتھ کوئی بھی تاجر خرید سکتا ہے کیونکہ اسے کسی بھی سوشل میڈیا پلیٹ فارم کے ذریعے صارفین تک براہ راست رسائی حاصل ہوگی۔ دو وہ آپ کو یہ خوف بیچ دیتے ہیں کہ ہمارے پاس آپ کی معلومات اور ٹول موجود ہے ہم آپ کو کسی بھی وقت ٹریس کرسکتے ہیں اس لیے ہر کوئی انٹرنیٹ پر کچھ بھی لکھنے، بولنے میں احتیاط برت رہا ہے۔ اس سے وہ حقیقی تبلیغ کو روکنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ حالیہ دنوں میں کسی اسکالر کے بڑے مواد کو اچانک ڈیلیٹ کرنے، کسی شخص اور ٹیم پر پابندی اور بلاک کرنے کی بہت سی مثالیں ہیں۔ اور تبلیغ کی اصل بنیاد حقیقی لوگ ہیں، کیا آپ نے کبھی دیکھا ہے کہ اسمارٹ فون نے خاموشی سے ہمیں حقیقی لوگوں سے کاٹ دیا ہے یہاں تک کہ وہ گھر میں آپ کے یا آپ کے خاندان کے ساتھ بیٹھے ہیں؟ افسوس کہ ہمیں مساجد میں یہ تجربہ ہوتا ہے کہ ہم اور ہمارے اردگرد کے لوگ لیکچر، خطبہ اور اعتکاف کے دوران بھی اسمارٹ فون میں کھو جاتے ہیں۔ اب ہم سوشل میڈیا کے ذریعے اپنا پیغام پہنچانے سے قاصر ہو رہے ہیں اور ہم حقیقی لوگوں سے کٹ رہے ہیں، تو کیا بچا؟

تو انہوں نے ابھی تک ہمارے ساتھ یہی کیا ہے، مزید آنے والا ہے۔

اس مضمون تک ہم نے سوشل میڈیا اور سمارٹ فونز کے مہلک نقصانات پر بات کی ہے، مزید ہم اس بات پر بات کریں گے کہ اس دلدل سے نکلنے کے لیے ہمیں کن طریقوں کو اپنانا چاہیے۔

.. اگلے مضمون میں جاری

]

# - اعتدال -

میرے پچھلے مضامین میں ایسا لگتا ہے کہ میں سوشل میڈیا اور اسمارٹ فونز کے خلاف ہوں۔ کیا یہ واقعی لگتا ہے؟ جواب ہے "نہیں"۔ آج کی دنیا میں اگر میں اور میرے جیسے لوگ واقعی انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، اسمارٹ فون کے خلاف ہوں گے تو اس کا مطلب ہے کہ میں "ولایت" کے عروج پر ہوں۔ تمام مواد کو ٹیکنالوجی کے پیشہ ور کے طور پر لکھا گیا اور یہی سمجھا جانا چاہئے اور میں بشری کمزوریوں، گناہوں اور کمزور ایمان کے ساتھ دوسرے عام آدمی جیسا ہوں۔

آئیے آہستہ آہستہ اسے سمجھنے میں آسان بناتے ہیں۔

اس ٹیکنالوجی کے دور میں رہتے ہوئے ہمیں مندرجہ ذیل چیزوں میں احتیاط کرنے کی ضرورت ہے۔

انٹرنیٹ پر جو کچھ بھی ہم دیکھتے یا سنتے ہیں اس پر یقین کرنے میں محتاط رہیں۔ دینی معاملے میں صرف علماء کرام سے مشورہ کریں ۔

# معاشرتی زہر

اپنی معلومات ہر جگہ شیئر نہ کریں یعنی پتے، دوستوں کی شناخت، مقامات، ان جگہوں کی تصویریں جہاں آپ گئے تھے یا خاص طور پر جو بھی آپ انٹرنیٹ پر براوز کر رہے ہیں۔

تصویریں لینا اور اسے کھلے عام پوسٹ کرنا روحانی، اخلاقی اور مادی نقصان کا مجموعہ ہے۔ چاہے مرد کسی غیر محرم کو دیکھے یا عورت اسے دیکھے، دونوں صورتوں میں یہ گناہ ہے اور دوسرے آپ تصویریں کہیں بھی ایڈیٹنگ کر کے استعمال کر سکتے ہیں۔

پرکشش سافٹ ویئر اور گیمز زیادہ تر ڈیٹا چوری کرنے کے لیے جاسوسی سافٹ ویئر لئے ہوئے ہوتے ہیں، اکثر اوقات "اپ ڈیٹ" کے نام پر وہ آپ کے فون سے ڈیٹا حاصل کرتے ہیں اور کچھ سافٹ ویئر نجی اوقات میں مائکروفون اور کیمرہ آن کرنے کے لیے رنگے ہاتھوں پکڑے گئے ہیں۔

جتنا زیادہ وقت آپ سوشل میڈیا پر صرف کرتے ہیں فضول چیزوں کو براوز کرتے ہیں، آپ انہیں اپنے ڈیٹا اور تاریخ سے کم از کم بیس سینٹ فی گھنٹہ کی آمدنی دے رہے ہیں، کیا یہ حماقت نہیں؟

پیغام رسانی کا سافٹ ویئر آپ کے پیغامات کا ترجمہ کر کے یا جیسا کہ ہے، آپ کی نفسیات، اہلیت، رجحان اور ان لوگوں کی تاریخ بناتا ہے جن سے آپ بات کرتے ہیں، جسے وہ جب چاہیں استعمال کر سکتے ہیں۔

کچھ سافٹ ویئر آپ کے مقام کی معلومات بھی اکٹھا کرتے ہیں اگر آپ کا انٹرنیٹ کنیکٹ نہیں بھی ہے، جب یہ کنیکٹ ہو جائے گا، تو یہ تمام سفر ان کے لاگ میں خود بخود اپ لوڈ ہو جائے گا۔

انٹرنیٹ پر قرآن کے تراجم، حدیث یا کوئی بھی شرعی مسئلہ تلاش نہ کریں کیونکہ ایسی ہزاروں سائٹیں ہیں جو جان بوجھ کر ہیرا پھیری کے لیے بنائی گئی ہیں۔ بہترین طریقہ یہ ہے کہ اسکالر سے مشورہ کریں یا کسی مستند بک اسٹور سے کتاب خریدیں۔

جب آپ سو رہے ہوں تو ہمیشہ اپنے فون کو بند کر دیں اور فون میں خاندانی یا ذاتی تصاویر کو ذخیرہ نہ کریں۔

آپ ایک بار کوشش کر سکتے ہیں، اگر آپ اپنا استعمال کم کرتے ہیں تو آپ کو خودکار پیغام ملے گا جو آپ کو وہاں واپس آنے کی طرف راغب کرتا ہے۔ کیوں کہ آپ ان کی کمائی ہیں جبکہ آپ وقت گزار رہے ہیں۔

دوم، دو بڑے مسائل ہیں، مادی اور روحانی۔ تو چلیں پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اقوال کی طرف جن میں انہوں نے موسیقی سے منع کیا، آنکھوں کا خیال رکھو، نظریں نیچی رکھو، پیٹ بھر کر مت کھانا، کبھی روزہ رکھنا، زبان کا خیال رکھنا اور بہت کچھ کہا۔ کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ اسمارٹ فون اور سوشل میڈیا ہمیں ان تمام احتیاطی اقدامات سے کیسے دور لے جاتے ہیں؟ آپ اپنے فونز میں ظاہر ہونے والے اچانک اشتہارات سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتے، ٹھیک ہے؟ تو آپ کی آنکھیں محفوظ نہیں ہیں اور جب آنکھیں محفوظ نہیں ہوں گی تو آپ کا دماغ اور دل متاثر ہوں گے.. مثال؟

صرف ایک ہفتہ تک دن میں دس سے پندرہ بار ایک خوفناک ویڈیو کلپ دیکھیں، پھر اس کلپ کو دیکھ کر اپنے آپ سے پوچھیں کہ کیا آپ کو اندھیرے میں یا رات کے وقت یہ یاد آنے پر تھوڑا سا خوف محسوس ہوتا ہے؟ یہ دیکھنے کا اثر ہے.

اگر آپ کھاتے وقت اسمارٹ فون استعمال کرنے کے عادی ہیں تو آپ ہمیشہ زیادہ کھاتے ہوں گے۔ آپ اسے بھی آزما سکتے ہیں۔

بیس منٹ تک تلاوت اسی ارتکاز کے ساتھ سنیں جس طرح آپ صرف تین دن موسیقی سنتے ہیں، آپ ایک دن میں خود بخود دہرانا شروع کر دیں گے۔ یعنی جو کچھ بھی آپ سنتے ہیں وہ آپ کے باطن کو متاثر کرے گا اور رد عمل پیدا کرے گا۔ مزید وضاحت کے لیے وہی ہارر ویڈیو دیکھیں بغیر آواز کے، آپ کو خوف محسوس نہیں ہوگا.. سننے سے اثر ہو رہا ہے۔

سوشل میڈیا میں ہم سب جانتے ہیں، ہم جھوٹ بولتے ہیں، ہم الزام لگاتے ہیں، ہم گالی دیتے ہیں، ہم توہین کرتے ہیں، ہم بغیر تصدیق کے آگے بھیج دیتے ہیں، تو آئیے خود کو یاد دلائیں کہ "مومن کچھ بھی ہو سکتا ہے لیکن جھوٹا نہیں" اور دوسرا "ایک کے لیے جھوٹا ہونا کافی ہے۔ انسان کہ اس نے ہر سنی ہوئی بات کو بغیر تصدیق کے آگے بڑھا دیا" اور ایک اور "جھوٹے پر اللہ کی لعنت" کیا ہم اللہ سے لعنت صرف مذاق کے لیے لے رہے ہیں؟

اب مزید افسوسناک باتیں ہیں، فون پر بات کرتے ہوئے مسجد میں رنگ ٹونز اور بات کرتے ہوئے چیخنا چلانا، نماز کے "سلام" کے فوراً بعد جیب سے فون نکالنا، قرآن یا حدیث کی تعلیم کے درمیان فون بجنے پر کھڑے ہونا۔ کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ ہم قرآن و حدیث کے لفظ ۔ کو ترجیح نہیں دے رہے؟ (اللہ ہمیں پناہ دے) مثال کیلئے سمجھیں کہ بعض دفعہ کلاس میں یا کسی قابل احترام شخص کے سامنے فون آنے پر ہم فون کاٹ دیتے ہیں۔

یہ بہت بنیادی لیکن بہت شدید حرکتیں ہیں جو ہم کرتے ہیں۔ میرے اس مضمون کا مطلب خطبہ نہیں ہے، کیونکہ میں پڑھنے والے سے زیادہ کمزور ہوں، نہ میں عالم ہوں اور نہ ہی اسلام کا

اچھا پیروکار ہوں۔ نیکی کو پہنچانا اور پھیلانا بھی ہمیں خود کو راہ راست پر لا سکتا ہے۔ کرنے والے کام کیا ہیں؟ اور اس ٹیکنا لوجی والی دنیا کے کیا کرشمے ہیں؟

.. اگلے مضمون میں جاری

## - معلومات کا استعمال -

اس مضمون میں ہم کچھ ناقابل یقین افعال کا احاطہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

سب سے پہلے، ہمیں یہ ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے کہ انٹرنیٹ کے استعمال کی دو قسمیں ہیں۔ انتظامی کا مطلب ہے وہ جو کنٹرول، تخلیق اور انتظام کرتے ہیں۔ اور دوسرے عام صارفین ہیں جو ان تمام چیزوں کو استعمال کرتے ہیں جو منتظمین فراہم کر رہے ہیں۔

آج کے دور میں سائنس اور انفاریشن ٹکنا لوجی میں بے پناہ اضافہ ہورہا ہے۔

ٹیکنا لوجی آپ کے خاندانی پس منظر، آپ کے حقیقی والد اور والدہ، آپ کے عمومی رویے کا اندازہ لگا سکتی ہے، آپ مستقبل میں کن بیماریوں کا شکار ہو سکتے ہیں، آپ کب غصے میں آ سکتے ہیں اور کون سی چیز آپ کو سکون دیتی ہے۔ صرف یہی نہیں، آپ کے رویے کو تبدیل کرنے کے لیے یہ تجرباتی مرحلے میں ہے۔ کسی بھی شخص یا نظریے کے بارے میں آپ کے جذبات، آپ کی محبت اور نفرت کو تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

# معاشرتی زہر

اگر آپ کو کسی ایسے حریف کو تلاش کرنے کی ضرورت ہے جو کسی کو مارے اور بڑے ہجوم میں بھاگے تو آپ اسے ہزاروں لوگوں کے ہجوم کے درمیان اس کے دل کی دھڑکن، چہرے اور بلڈ پریشر سے پکڑ سکتے ہیں۔

آپ اندھیری رات میں بھی اپنے دشمن کو دیوار کے پیچھے، حرکت کرتے، بیٹھتے اور آپ کے خلاف کھڑے دیکھ سکتے ہیں۔

آپ کسی بھی جگہ سے تیر کو ہوا میں پھینک سکتے ہیں اور وہ تیر کہیں بھی محفوظ تصویروں کے ذریعے اپنے ہدف کو تلاش کر سکتا ہے۔

گھریلو مکھی کے سائز کا ایک ہتھیار تقریباً تیار ہے جو دنوں تک اڑنے کی صلاحیت رکھتا ہے، کسی بھی موسم میں برقرار رہ سکتا ہے، ہدف کے مقام پر پرواز کر سکتا ہے، ہدف کو تلاش کر سکتا ہے، یہاں تک کہ آپ سے تصدیق کر سکتا ہے کہ اسے مارنا ہے یا نہیں اور پھر مارا جا سکتا ہے۔

آپ نقصان دہ شعاعوں کو برقی سپلائی میں منتقل کر سکتے ہیں جو کہ اُن تمام انسان کو نقصان پہنچا سکتی ہیں جو ان شعاعوں کی حدود میں ہیں۔

مچھر کے سائز کی چپ (اب بہت سے لوگوں کو معلوم ہے) انسانی جسم میں لگائی جا سکتی ہے تاکہ اسے مکمل طور پر کنٹرول کیا جا سکے بشمول اس کی سرگرمی کی نگرانی۔ یہاں تک کہ آپ کسی حد تک ایمرجنسی کی صورت میں ہزار میل دور سے اس کا علاج بھی کر سکتے ہیں۔

انسانی دماغ سے کمپیوٹر میں معلومات کی منتقلی اور اسے ڈی کوڈ کرنا بھی تجرباتی مراحل میں ہے۔

آپ سیٹلائٹ سے ننانوے فیصد درستگی کے ساتھ کسی بھی ہدف کو نشانہ بنا سکتے ہیں یہاں تک کہ اسے مارنے سے پہلے آپ لائٹس، مواصلات بند کر سکتے ہیں اور حملے کے علاقے کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

بائیوٹیک ایک اور انقلاب ہے۔ انجیکشن کے بغیر آپ جسم میں بہت سے کیمیکل ڈال سکتے ہیں۔ صرف ایک گھریلو مکھی کے سائز کے ڈرون نے آپ کو ڈھونڈا، آپ کی ناک کے قریب پھٹ گیا اور آپ کو انجکشن لگا دیا گیا۔ انٹرنیٹ پر آپ کے فراہم کردہ ڈیٹا سے آپ کو ٹریس کرنا آسان ہے۔

اڑنے والی اور آٹو سے چلنے والی کاریں، روبوٹ، پانی، بجلی، گیس اور نکاسی آب جیسی خدمات کو درستگی اور افرادی قوت کو بچانے کے لیے ٹیکنالوجی کے ذریعے کنٹرول کیا جا رہا ہے۔

ڈرپ اریگیشن، آبپاشی کی شاندار ٹیکنالوجی جو آپ کے پانی کو زیادہ سے زیادہ بچاتی ہے۔ یہاں تک کہ کئی گز کے کھیت یا فصل کو صرف ایک بالٹی پانی سے سیراب کیا جا سکتا ہے۔ آپ ہر پودے کا انفرادی طور پر علاج کر سکتے ہیں، آپ فصل کی دیکھ بھال کے لیے کیڑوں کا استعمال کر سکتے ہیں۔

اس پر مضامین کا ایک بہت بڑا سلسلہ ہو سکتا ہے، یہ صرف تعارف کے لیے ہے۔ آپ کو کچھ مثالیں دینے کی وجہ یہ ہے کہ یہ سب ان لوگوں کی ایجادہیں جنہوں نے ہمیں وقت کے ضیاع کے درمیان دوڑایا اور انٹرنیٹ پر ہماری فضول سرگرمی سے پیسہ کمایا۔ ہم بحیثیت مسلمان جو پیچیدہ ایجادات کے حقیقی موجد تھے اب مکمل طور پر باطل پر منحصر ہیں۔ اور ہماری طرف سے ان ایجادات کو اب ایک نفیس اور انتہائی تکنیکی کے مطابق ڈھال لیا گیا ہے اور اس کی ملکیت حاصل کر لی گئی ہے۔ یہاں تک کہ بنیادی اجناس بھی اب کچھ کمپنیاں اپنے نام سے رجسٹر کروا چکی ہیں اور ان کا ذخیرہ کیا جا رہا ہے۔

یہ سب ڈیٹا اکٹھا کرنے اور لی جانے والی معلومات کے بارے میں ہے جو کسی بھی کام کے لیے مددگار ثابت ہوگی۔ کس طرح سوشل میڈیا جان بوجھ کر ہمارے جذبات اور ہمارے مذہب پر عمل کرنے سے متصادم ہے؟

اگلے مضمون میں جاری

## - علم اور معلومات -

.اسلام میں علم حاصل کرنا فرض ہے۔ تو اس نقطہ کے ساتھ شروع کرتے ہیں

علم کی تعریف کچھ اور ہے جسے آج کل سوشل میڈیا پر فروغ دیا جا رہا ہے۔ در حقیقت، دنیاوی علم ایک قسم کی معلومات ہیں جو آپ اپنی دلچسپی، اہلیت اور رجحان کے مطابق حاصل کر سکتے ہیں۔ اور کوئی بھی ہر دستیاب تعلیم حاصل نہیں کر سکتا۔ میڈیکل، انجینئرنگ، بزنس، ٹیکنالوجی اور دیگر جیسے شعبے ہیں۔ لیکن اسلام نے جس علم کو حاصل کرنے کے لیے ہماری رہنمائی کی ہے وہ یہ سمجھنا ہے کہ ہمارا خالق ہم سے کیا چاہتا ہے۔ پیدائش سے موت تک ہر عمل کے قواعد اور اسے کیسے کرنا ہے۔ جس میں ہمارا مقصد اور طریقہ کار شامل ہے جو کہ کچھ متعین معیارات کے تحت ہونا چاہیے۔

انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا معلومات کے معاملے میں بے قابو ہے۔ کوئی کچھ بھی کہہ سکتا ہے. کوئی بھی شخص اپنی ذہنی سطح، معیار اور منطق کے مطابق تھیوری بنا سکتا ہے سوائے اس کے جو کسی بھی ریاست کے قانون کے خلاف ہو۔ کوئی واحد عالمی معیار یا قانون نہیں ہے۔ اس لیے سب سے پہلی چیز جو کسی بھی مذہب سے متصادم ہوتی ہے وہ ہے کسی بھی چیز پر تبصرہ کرنا چاہے وہ مثبت ہو یا توہین آمیز۔ اور ہم کسی نہ کسی طرح اپنی مرضی سے یا نہ چاہتے

ہوئے بھی اس میں حصہ لیتے ہیں جو کہ انٹرنیٹ کی دنیا کی بنیادی خامی ہے جو ہمارے مذہب کو نقصان پہنچاتی ہے۔

دوم، یہ ایک شخص کو کچھ بھی سننے اور کسی بھی چیز کے بارے میں اپنی رائے بنانے پر راضی کرتا ہے۔ جس کی ہمارے مذہب میں مکمل اجازت نہیں ہے۔ بہت سے اصول ہیں جن کی وضاحت اس کتاب میں کی گئی ہے جس کی ہم پیروی کرتے ہیں، انہیں کسی بھی ترمیم یا ذاتی رائے کے ساتھ ڈھالنے کی اجازت نہیں ہے۔ لہٰذا کہیں بھی فضول رینگنے سے آپ کو بہت سی احمقانہ رائے ملے گی اور یہ ایک الجھن پیدا کرے گا۔ پھر آپ حقیقی چیزوں پر توجہ دینے کے بجائے ان الجھنوں کو حل کرنے کے لیے بھاگیں گے۔ یہ آپ کو لازمی کاموں کو چھوڑنے کا بڑا نقصان دے گا جو کرنا چاہیے اور خاموشی سے اور آہستہ آہستہ آپ دور اور زیادہ دور ہوتے جائیں گے۔

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ "ہم سچائی کی تلاش میں ہیں" یا ہم "تحقیق" کر رہے ہیں تو ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ تحقیق ان چیزوں کے لیے ضروری ہے جو غیر واضح ہیں۔ حالانکہ قرآن کے ایک ایک لفظ کی تفسیر میں لاکھوں مقالے لکھے گئے ہیں اور لاکھوں علماء موجود ہیں جو اس کی تشریح کر سکتے ہیں اور باقاعدگی سے کر رہے ہیں۔ جب کہ ہم ان لوگوں کی بات نہیں سن رہے جو حقیقت میں جانتے ہیں، یہ ہمیں مغرور اور ضدی بنا دیتا ہے اور یہ ایک بار پھر قرآن میں دیے گئے حکم کی خلاف ورزی کا سبب بنتا ہے۔

ایک بار جب ہم حقیقی علم کے بغیر بحث کرنے لگتے ہیں تو ہم جھوٹ، کمزور دلائل اور غیر مصدقہ حوالہ جات کا سہارا لیتے ہیں جو ہمیں قرآن و حدیث پر دو ٹوک جھوٹ، الزامات اور جھوٹ کا مجرم بنا دیتے ہیں۔ یہ سزا اور قیامت کے دن سخت جرح کا ایک سبب بھی ہے۔

ہزاروں ویب سائٹس اور صفحات ہیں جہاں قرآن کے ترمیم شدہ تراجم دستیاب ہیں، بہت سی ایسی ہیں جہاں جان بوجھ کر غلط اقوال مرتب کیے گئے ہیں جن کا حوالہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ مذہبی کتابیں، مذہبی مسائل اور واقعات سب کو جان بوجھ کر حقیقت کے خلاف تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اگر ہم کسی طرح ان حوالوں کو پھیلانے کا حصہ ہیں تو ہم تصور کر سکتے ہیں کہ کیا ہوگا۔

ایک اور فتنہ کسی مذہبی لیکچر اور وعظ کے درمیان اشتہارات ہیں حتی کہ تلاوت میں بھی جو کسی ویڈیو یا مواد کے درمیان اچانک ظاہر ہو جاتے ہیں۔ کسی بھی مواد کے ساتھ نیم عریاں تصاویر، اور آپ کے فون یا کمپیوٹر میں آپ کی رضامندی کے بغیر کچھ پوشیدہ ڈاؤن لوڈ جو ان ممنوع چیزوں کی طرف موڑ دیتے ہیں یا دکھاتے ہیں۔ حرام اور حلال کھانے کے کوڈ تلاش کرنا ہر جگہ مستند نہیں ہے۔ مشکوک چیزیں درست کے طور پر ظاہر کی گئی ہیں۔ اور ہم عام طور پر

اسے تلاش کرتے ہیں اور اسے ان لوگوں کے لیے آگے بھیج دیتے ہیں جو حوالہ کے طور پر پوچھ رہے ہیں یا تلاش کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ کچھ سافٹ ویئر اپلی کیشنز بھی قبلہ کی سمت درست طریقے سے ظاہر نہیں کر رہی ہیں۔

تو ہم کس حد تک ہر چیز کی تصدیق کریں گے؟ بہترین طریقہ یہ ہے کہ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کو اپنی مذہبی سرگرمیوں اور حوالہ جات کے لیے استعمال نہ کریں۔

اگلے مضمون میں جاری

# - اصل اور خیالی معاشرہ -

جن خرابیوں پر بات کی گئی ہے وہ زیادہ تر جو ہماری مذہبی اقدار پر اثر انداز ہوتے ہیں یا ان تمام دیواروں میں دراڑیں ڈالتی ہیں جو ہمیں ایک مثالی مسلمان اور پھر ایک فائدہ مند انسان بناتی ہیں۔ جیسا کہ اسلام کا ایک بڑا حصہ انسانی حقوق سے متعلق ہے۔ ایک مثالی معاشرہ۔ ایک معاشرہ ان لوگوں پر مبنی ہے جو اس میں رہتے ہیں۔ جیسا کہ سوشل میڈیا کے اس دور میں بڑا لفظ "سوشل" بہت پرکشش لگتا ہے۔ لیکن حقیقت میں، انسانی زندگی میں انٹرنیٹ کے ارتقا کے بعد، معاشرے کو مسلسل نقصان پہنچا ہے۔

آئیے اسے قدم بہ قدم دریافت کریں۔ یہ ہمیں اس موضوع سے دور لے جا کر مشغول رکھتا ہے جس کو ہم پڑھنا یا حوالہ دینا چاہتے تھے۔ وہ فضول حرکت جہاں ہمارا وقت ضائع کرتی ہے وہیں ہم اپنے اردگرد کے لوگوں کی طرف دھیان نہیں دیتے۔ ہم اس وقت بالکل کھو چکے ہیں۔ اس کی نشاندہی تو اس وقت ہوتی تھی جب سوشل میڈیا کی یہ بگڑی ہوئی شکل بھی دریافت نہیں ہوئی تھی۔ مزید، ہم مسلسل نئے لوگوں کی تلاش میں رہتے ہیں اور "نئے دوست بنانا" اور نئے لوگوں سے ملنا ایک مشغلہ کے طور پر گلیمرائز کیا جا رہا ہے۔ ہم یہ نہیں دیکھ رہے

ہیں کہ ہم اپنے والدین، بہن بھائیوں اور رشتہ داروں کی دیکھ بھال اور توجہ کو کم کر رہے ہیں۔ گناہ یہ بھی ہے کی اُن کے حقوق کے بارے میں پوچھا جائے گا جن کا قرآن میں حکم ہے۔

آج، ہم اپنے فون میں مکمل طور پر ڈوب چکے ہیں۔ خاندانی وقت، ہمارے بڑوں کی ضروریات اور چھوٹوں کی توجہ کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ پڑوسی اب بہت دور ہو چکے ہیں۔ ہماری معاشرتی ذمہ داریاں اور احساسات کہیں نہیں ہیں۔ یہ دنیا کے اختتام قریبی ایک نشانی کی طرح نہیں لگتا جس میں نبی کریم صلی علیہ وسلم کی طرف سے فرمایا گیا تھا کہ "نزدیک دور ہو جائے گا اور دور نزدیک" (علماء کی رائے پر منحصر ہے)؟ سوشل میڈیا کی ایک اور قباحت "دکھاوا" ہے۔ یہاں تک کہ ہمارے حج، عمرہ، مہنگی شادیوں، اور وہ اعمال جو ہمیں صرف اللہ کی رضا کیلئے کرنے کا حکم ہے، اس کا بھرپور دکھاوا؟ فقہ کی کتابوں میں جسے "شرک کے قریب" کہا جاتا ہے. ہم اس اسلام کے ماننے والے ہیں جس نے ہمیں پھل کھا کر چھلکے دروازے پر نہ پھینکنے کی ترغیب دی ہے کہ کہیں آپکا پڑوسی یا اسکے بچے خرید نہ سکیں تو ان کا دل نہ دُکھے۔

طعنہ دینا ایک اور گناہ ہے جو کسی بھی فرد کے فعل پر بے بنیاد اقتباسات، بے منطق ویڈیوز اور عمومی تنقید کے ذریعے بڑھا دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ایک اور گناہ بھی منسلک ہے جس کو ''راز کو کھلے عام کرنا'' کہتے ہیں۔ گناہوں، غلطیوں اور احمقانہ کاموں کا پرچار کیا جا رہا ہے۔ اللہ "ستار" ہے جو ہمارے اپنے گناہوں کو دنیا سے چھپاتا ہے اور انشاء اللہ قیامت کے دن بھی چھپائے گا۔ ہم کھلے عام بحث کرتے ہیں، دوسرے کو آگے بھیجتے ہیں یا عوامی طور پر بیان کرتے ہیں۔ دیگر منسلک بڑے گناہ غیبت، جھوٹا الزام اور مبالغہ آرائی ہیں۔ دفاع میں یا مخالفت میں اپنی ذاتی پسند و ناپسند کی بنیاد پر ہم ان تین گناہوں میں شامل ہوتے ہیں جو "کبیرہ" ہیں۔ ہم سب جانتے ہیں کہ خانہ کعبہ کی دیواریں گرانا کسی مسلمان کو تکلیف پہنچانے سے چھوٹا گناہ ہے۔ اور اگر کوئی اس کی زبان اور ہاتھ سے محفوظ نہ رہے تو وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور ہم "اسٹیٹس" ڈال رہے ہیں، "تبصرے" کر رہے ہیں اور بعض اوقات یہ سمجھے بغیر کہ کیا لکھا یا پوسٹ کیا گیا ہے "لائک" بٹن دبا دیتے ہیں۔

کیا وقت نہیں آیا؟ کہ ہم جہنم کے خوف اور اللہ کے غضب سے کانپ جائیں، یا ہم اپنی برسوں کی "مقبول" نمازیں کسی ایک گالی، ایک جھوٹ یا ایک توہین پر ادا کرنے کے لیے تیار ہیں۔ سوشل میڈیا میں ہم لوگوں کو ذاتی طور پر نہیں جانتے اور گالیاں اور کوسنے دینے لگتے ہیں۔ ہزاروں لعنتیں اور گالیاں ملنے کے بعد وہ مجرم ہو کر بھی رہا ہو سکتا ہے، کیونکہ قاعدے کے مطابق قیامت کے دن اس کا بدلہ ہمارے عمل سے بھگتنا پڑے گا یا اس شخص کے گناہوں کو اپنے سر پر لینا پڑے گا۔ بس کچھ ہنسی، کچھ "لائکس" کی خاطر۔ یہ سوشل میڈیا پر بہت عام چیزیں ہیں۔

# معاشرتی زہر

ذرا پرسکون دماغ سے سوچیں، ہم اپنے حقیقی دوستوں، خاندان اور رشتہ داروں سے کٹ چکے ہیں۔ ہم رات کے کھانے یا لنچ کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں اور کوئی کسی سے بات نہیں کرتا۔ ہم صرف موت پر "انا للہ و انا الیہ راجعون" کا پیغام اور کسی خوشی پر مبارکباد کا پیغام بھیجتے ہیں۔ آج کل دعاؤں کے بہت پرکشش پیغامات گردش کر رہے ہیں۔ "لائک" کا بٹن دبانا اس چیز پر رضامندی ہے جو لکھا یا پوسٹ کیا گیا ہے اور کسی حرام چیز پر رضامندی اس میں شامل ہونے کے مترادف ہے۔ کسی بھی واقعے، تصویر یا ویڈیو پر آنسو بہائے جاتے ہیں لیکن ہم والدین اور بہن بھائیوں کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ ہم لوگوں کو اس کی انٹرنیٹ کی موجودگی اور پیروکاروں سے جانچتے ہیں، کسی پر بھی یقین کریں۔

ہم صرف پیروکاروں اور "لائکس" کو دیکھ کر کسی بھی تصویر یا دلیل پر آنکھیں بند کر کے یقین کر لیتے ہیں۔ مختلف ثقافتیں شناخت کے لیے ہیں، ہمارے پاس ایک ایسی ثقافت ہے جو ہمارے اسلام نے تجویز کی ہے اور یہ انسانی فطرت سے پوری طرح مماثل ہے۔ ایک بہتر معاشرہ بنانے کے لیے کچھ اصول ہیں۔ قرآن کے مطابق انسانی عقل کامل نہیں ہے۔ انسانی نفسیات غصے، جلد بازی، ضد کے ساتھ ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہمارے مذہب کا ہر حکم ہماری نامکمل حکمت اور جزوی ذہن کے مطابق ہو۔ سوشل میڈیا کی خامیوں میں سے ایک یہ ہے کہ انسان کو ہر بندھن سے آزاد ہونے کا بتانا ہے۔ ایک عقلمند شخص اس بات سے اتفاق کرے گا کہ حد کے بغیر آپ ایک اچھے انسان بھی نہیں بن سکتے۔ شوہر، بیوی، ماں، باپ، بہن اور بھائی کے رشتوں کی ایک قسم کی حد ہوتی ہے۔ صرف تصور کرنے اور اسے پکارنے سے کوئی شخص باپ، بھائی، ماں، بہن، بیٹا، بیٹی یا بیوی نہیں بن سکتا۔

سوشل میڈیا پر جس کھلی ذہنیت کی تعریف کی جا رہی ہے، ہم حد سے نکل کر ناقص روابط پیدا کر رہے ہیں۔ ہم ب ایک ایسے معاشرے می پلے بڑھے ہیں اور رہتے ہیں جہاں ہم "گھروں کے اندرونی حصے" کی دیکھ بھال کر رہے ہیں کہ ہم کسی اجنبی کو اپنے گھر کے اندر آنے اور اپنے خاندان کے تمام افراد تک رسائی کی اجازت نہیں دیتے ہیں۔ لیکن اسمارٹ فون کسی کے لیے بھی آسان رسائی ہے، یہاں تک کہ ہم یہ نہیں جانتے کہ کون کسی مزاج، احساس یا غلط فہمی کا فائدہ اٹھا رہا ہے اور اُن تک رسائی حاصل کر رہا ہے۔ ہمیں تب پتہ چلتا ہے جب بہت دیر ہو چکی تھی۔ یہ ہمیں کسی بھی وقت، کسی سے بھی رابطے میں رہنے میں آسانی فراہم کرتا ہے۔ افسوس کہ یہ زہر ان گھروں میں بھی پہنچ چکا ہے جہاں کا ماحول زیادہ تر مذہب کے مطابق ہے۔ ایک ٹیکنالوجی شخص کے طور پر میں اس طرح کے بہت سے واقعات کا مشاہدہ کر سکتا ہوں۔

یہ سماجی اقدار کی بہتری ہے یا تباہی؟ کیا تمام معاشرہ انٹرنیٹ پر مبنی ہے؟ کیا اس دنیا کے سوا کچھ نہیں ہے جس پر ہماری توجہ کی ضرورت ہے؟

# - ماخذ -

یہ اس جزوی سلسلے کا خلاصہ کرنے کا وقت ہے۔ جو کچھ ہم نے پڑھا ہے اس کو نکات میں ختم کیا جا سکتا ہے۔

تجارتی اور سیاسی فوائد حاصل کرنے کے لیے، اسے بہت سی مفت خدمات اور تفریح کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے تاکہ لوگ اس کے ساتھ قائم رہیں۔

پسند اور ناپسند کے ساتھ صارف کا ذاتی ڈیٹا اور رجحان جمع کرنا۔

ذاتی تصاویر، ویڈیوز اور مقامات جو جنگل کی آگ جیسی چیز کو پھیلانے کے لیے ایک ہی ذہنیت کی فہرست کو الگ کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔

جو بھی شائع ہوا اس پر یقین پیدا کرنا اور بغیر تصدیق کے اسے مزید پھیلانے کی ترغیب دینا۔

کسی بھی چیز کے حق میں یا خلاف پسندیدہ "بیانیہ" تخلیق کرنا۔

صارف کو حقیقی زندگی سے الگ ہونے اور خیالی تصورات میں گم رہنے دینا۔ (یہ بھولنے کی بیماری کا سبب بھی بنے گا)

کسی بھی حقیقت کو کمزور کرنے کے لیے صارفین کی طرف سے جھوٹ، آزادانہ تقریر، مذمت، توہین اور الزام لگانا۔

لوگوں کو معاشرتی برائیوں میں ملوث ہونے دینا جو خاندان، برادری، مذہب اور حتیٰ کہ قوموں کے درمیان تقسیم کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔

متعدد لغو دلائل اور لنگڑی منطقوں سے ایمان کو کمزور کرنا تاکہ جب وہ اپنے اصولوں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں تو انہیں کوئی مزاحمت نہ ہو۔

جعلی خبروں کے ذریعے طاقتور کا خوف پیدا کرنا اور اسے ان تمام عناصر کے ذریعے پھیلانا جن پر وہ پہلے ہی لوگوں میں یقین پیدا کر چکے ہیں۔

لوگوں کو دولت کے پیچھے بھاگنے دیں تاکہ وہ اس بات پر توجہ نہ دیں کہ اصل میں ان کے ارد گرد کیا کیا جا رہا ہے۔ انہیں احمقانہ مواد بنا کر اور پھیلا کر، جوا کھیل کر اور کسی بھی چیز کو فروغ دینے کے لیے ان کو فنڈ دے کر پیسہ کمانے کے لیے مزید آسان اختیارات فراہم کرنے کے لیے۔

خاموشی سے ان کے ذریعے چلنے والی بڑی کمپنیوں کے تحت کاروبار کے تمام اختیارات حاصل کریں اور چھوٹے تاجروں کو حکم دیں کہ وہ ان کے کاروبار کے اصولوں کی پابندی کرتے ہوئے ان کے سامنے جھک جائیں، ورنہ انہیں ایک حد میں روک دیا جائے گا۔

حقیقی علماء کو پسماندہ، علم کی کمی اور متنازعہ بنا کر بدنام کرنا اس لیے عام آدمی ان سے دور ہو جائے اور مشورہ نہ کرے۔ وہ انٹرنیٹ پر اپنے سوالات تلاش کرنا شروع کر دے جن میں جعلی، جھوٹے اور ہیرا پھیری والے علم اور حوالہ جات ہوتے ہیں۔

زمین پر موجود ہر شخص کو فون اور انٹرنیٹ فراہم کر کے ان تک رسائی حاصل کرنا اور انہیں اپنی شناخت بنانے دینا۔ ان کی زیادہ سے زیادہ معلومات اور ذہنیت حاصل کریں۔ اور وہ "بیانیہ" جو وہ چاہتے ہیں براہ راست ان کے سامنے رکھ دیتے ہیں یہاں تک کہ ان کے ساتھ والے کو بھی خبر نہیں ہوتی۔

نابالغوں میں چھپ کر جذبات کو بھڑکانا تاکہ کسی سماجی برائی میں ملوث ہونے کا موقع ملے اور وہ اس کے زیادہ عادی ہو جائیں۔

ان مقاصد کے سامنے ایمان اور مذہب سب سے بڑی دیوار ہے۔ لوگوں کو اس سے بیزار کرنے کے لیے ان لوگوں کی کامیابی کی جھوٹی کہانیاں گھڑتے ہیں جو اپنا مذہب چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ آپ کو شاہانہ طرز زندگی کے حصول کے لیے سماجی حدود سے باہر کچھ بھی کرنے کے لیے راضی کرتے ہیں۔ اور ایک بار جب آپ حیا چھوڑ دیتے ہیں تو آپ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ ((نبی کریم ﷺ کے الفاظ سے ماخوذ

اسمارٹ فون اور سوشل میڈیا اس دور کی ضرورت ہو سکتی ہے، ہمیں صرف اس بات کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہم ان کے ساتھ صرف اتنا ہی جڑیں جتنی ضرورت ہے۔ ہمیں ہر اس چیز پر گہری نظر رکھنی چاہیے جو پھیلائی جا رہی ہے۔ ہمیں اس پر اپنے خاندان کی سرگرمیوں کی نگرانی کرنی چاہیے۔ ہمیں اسے اپنے عقیدے اور مذہب سے متعلق چیزیں پوچھنے کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں اپنی تمام معلومات، تصاویر، ویڈیوز، مقامات اور اپنے رشتہ داروں کو محض رجسٹریشن کے لیے نہیں دینا چاہیے۔ اقتباسات، آیات اور دعائیں پوسٹ کر کے مسلمان نظر آنے سے زیادہ باعمل مسلمان ہونا ضروری ہے۔

میں اپنی اس ناقص کوشش کو ختم کروں گا پہلے اپنے لیے اور پھر اپنے تمام مسلمان بھائیوں اور بہنوں کے لیے کہ اللہ ہم سب کو راہ راست پر لائے اور باطل کا مقابلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں نبی کریم ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر عمل کرتے ہوئے سچا مسلمان بنائے۔

# معاشرتی زہر

میں الفاظ، جملوں یا تصورات میں کسی بھی قسم کی اصلاح کے لیے دستیاب ہوں اور اللہؐ سے آپ کے بہتر فضل کے لیے دعا کروں گا اگر آپ میری اصلاح اور تصحیح کر دیں جہاں مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ اور اگر کوئی لفظ غیر ارادی طور پر آپ کو جذباتی طور پر تکلیف پہنچاتا ہے تو میں آپ سے پیشگی معافی مانگتا ہوں۔

"جزاک اللہؐ و السلام"